بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ نزل احسن الحدیث
بیاک

ہفت روزہ اہلِ حدیث لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

جلد: 47 | ۲۹ جمادی الثانی تا ۵ رجب ۱۴۳۷ھ 8 تا 14 اپریل 2016ء | شمارہ: 15

"را" ایجنٹ کی گرفتاری

بھارت کی پاکستان میں مداخلت خطے میں امن کیلئے بڑا خطرہ ہے: امیر محترم ساجد میر

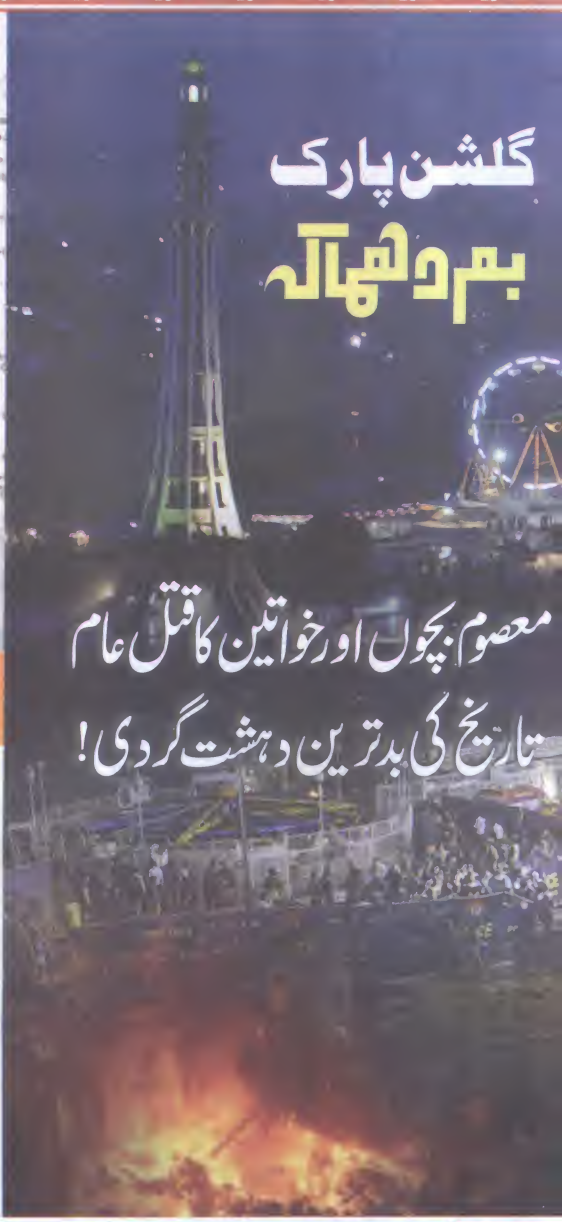

گلشن پارک بم دھماکہ

معصوم بچوں اور خواتین کا قتل عام تاریخ کی بدترین دہشت گردی!

نام نہاد بل کی بہت سی شقیں اسلام کی واضح نصوص کے خلاف!

دینی مدارس

کردار و اہمیت پر ایک نظر!

تحفظ خواتین ایکٹ

قرآن سنت کی روشنی میں

بیعت تصوف کی حقیقت.....؟!

فتنوں سے بچاؤ کی تدابیر.....؟!

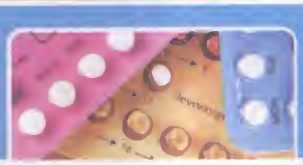

مانع حمل گولیوں کا استعمال.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

ثابت قدمی اور صبر!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝﴾ (اٰل عمران)

''اور کتنے ہی انبیاء علیہم السلام ہیں کہ جن کے ہم رکاب ہو کر اللہ والوں نے جہاد کیا، انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں، لیکن انہوں نے ہمت ہاری اور نہ سست ہوئے اور نہ ہی دبے (بلکہ استقامت دکھائی) اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

بعض اوقات انسان کسی مشکل صورت حال سے گزرتے ہوئے، یا اپنے کسی منصوبہ میں ناکامی دیکھتے ہوئے ہمت ہار جاتا ہے۔ پھر شکوہ کناں ہوتا ہے، آہ وزاری اور دوسروں سے بدگمانی کرتا ہے۔ حالات کے آگے جھک سا جاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا علاج بھی بتلایا ہے اور اپنی برگزیدہ ہستیوں کی مثال پیش کر کے آج کے مسلمان کو سمجھایا ہے کہ ''حالات کی سختی کہیں تمہارے مقصد اور ہدف کے درمیان حائل نہ ہو جائے۔ یہ تو اللہ والوں کا شیوہ رہا ہے کہ جب بھی نامساعد اور غیر موافق حالات ہوئے' جب بھی سختیوں، آزمائشوں اور پریشانیوں نے گھیرا، دشمن اندرونی و بیرونی حربوں سے تمہاری اجتماعیت کا شیرازہ بکھیرنے لگے تو ایسے وقت میں ہمت نہیں ہارنی اور نہ ہی سست روی کا شکار ہونا ہے بلکہ دین پر استقامت اور ثابت قدمی کے ذریعہ سختیوں کا مقابلہ کرنا ہے اور صبر کا دامن تھامے رکھنا ہے۔ یہی یہ چیز تمہیں کامیاب اور مقصد کے قریب تر کر دے گی کیونکہ آخر کار ایک مسلمان کا ہدف حقیقی واساسی اپنے رب کی رضا ہی تو ہے اور جب اللہ کے محبوب بن جاؤ گے تو اللہ کی رضا کے حقدار تو خود بخود ہو جاؤ گے:

﴿فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ﴾ (اٰل عمران)

''پس اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں فتح وکامیابی اور آخرت میں خوب جزاء وعطاء سے نوازا۔''

آیت مبارکہ میں اہل ایمان کے لیے تسلی اور مشکل اوقات میں قابل اقتداء لوگوں کی عادت اپنانے اور ان کی اقتداء کی ترغیب ہے۔ یعنی اہل ایمان کے دل کمزور ہوتے ہیں نہ بدن، وہ عاجزی اور فروتنی ظاہر کرتے ہیں اور نہ ہی حالات کے سامنے ہتھیار ڈال کر مایوسی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ بلکہ تن دہی، چستی اور ثابت قدمی سے حالات کا مقابلہ کرتے ہیں اور اپنا حوصلہ بڑھاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ آہ وزاری کی بجائے حرف دعا زبان پر لاتے ہیں:

﴿رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (اٰل عمران)

''اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے، اور ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اس سے درگزر فرما، ہمیں ثابت قدمی اور دشمن کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

کبیرہ گناہ

[عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الكَبَائِرِ؟" ثَلاَثًا، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ -وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ- أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ". قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ.] (بخاری)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے متعلق نہ بتاؤں؟'' یہ جملہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔ ہم نے عرض کیا' کیوں نہیں اللہ کے رسول!؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔'' آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے' اچانک بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: ''جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔'' آپ ﷺ اس بات کو بار بار دہرانے لگے یہاں تک کہ ہم نے کہا' کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

نبی کریم ﷺ اپنے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تباہی سے بچانے اور راہِ ہدایت پر لانے کے لیے ہر وقت کوشش فرماتے اور ان کی رہنمائی اس انداز میں فرماتے کہ وہ ہر وقت آپ ﷺ کی باتوں کو سننے اور اُن پر عمل کرنے کی خواہش اور کوشش کرتے۔

ذکر کردہ حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے بڑا عمدہ اسلوب اختیار فرمایا کہ ''کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟'' تو سب نے عرض کیا ضرور فرمائیں۔ اس طرح آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غور سے سننے کی ترغیب دی اور فرمایا: ''شرک بہت بڑا گناہ ہے۔ ایسے ہی والدین کی نافرمانی بھی۔'' پھر فرمایا: ''جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔''

جب آپ ﷺ نے جھوٹ اور جھوٹی گواہی کا تذکرہ فرمایا تو بار بار اسے دہرایا۔ یہ الفاظ کہتے ہوئے آپ ﷺ کی طبیعت میں اس قدر گھبراہٹ تھی کہ آپ ﷺ ٹیک لگا کر حالت آرام میں تھے کہ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور بار بار فرمانے لگے: ''جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔'' آپ ﷺ نے اس بات کو اتنا دہرایا کہ پاس بیٹھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں خواہش پیدا ہو گئی کہ کاش رسول اللہ ﷺ خاموشی اختیار فرمالیں تاکہ آپ کی طبیعت سے اضطراب جاتا رہے۔

گناہ دو قسم کے ہیں' ایک کبیرہ گناہ اور دوسرے صغیرہ گناہ۔ کبیرہ گناہ وہ ہے جس کے بارے میں دنیا میں حد نافذ کی جائے اور آخرت میں اس پر وعید سنائی گئی ہو اور اس عمل کا مرتکب لعنت' پھٹکار' اللہ کی ناراضگی' ایمان کے خاتمے اور جنت سے محرومی کا باعث بنے۔ یہ توبہ کے بغیر صاف نہیں ہوتا۔ صغیرہ گناہ نیک اعمال کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔ شرک سب سے بڑا گناہ ہے والدین کی نافرمانی بھی کبیرہ گناہ ہے۔ جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹ بولنا بھی گناہ کبیرہ میں شامل ہے۔ جھوٹ اور جھوٹی گواہی کی آپ ﷺ نے سختی سے ممانعت فرمائی ہے۔ مگر اکثر لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو ہر مفید عمل کی ترغیب دی اور ہر نقصان دینے والے عمل سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔

مردم شماری میں اب تاخیر نہ ہو!

۲۰۱۵ء میں مشترکہ مفادات کونسل کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ ملک میں چھٹی مردم شماری مارچ ۲۰۱۶ء میں کی جائے گی اور اس کے لیے مسلح افواج سے مدد لی جائے گی۔ یہ مردم شماری اٹھارہ سال بعد عمل میں آئے گی حالانکہ آئین پاکستان کے تحت حکومتوں کو ہر دس سال بعد مردم شماری کرانے کا پابند کیا گیا ہے۔ مگر مارچ کا مہینہ ختم ہو چکا ہے' مردم شماری کا آغاز نہیں ہوا۔ اب نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مشترکہ مفادات کونسل نے اپنے ایک حالیہ اجلاس میں مردم شماری کے مسئلہ کو کمیٹی کے سپرد کر کے ایک بار پھر اسے مؤخر کرنے کا حربہ استعمال کیا ہے جبکہ کونسل کا بنیادی مقصد وفاق اور اس کی اکائیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط رکھے' ان کے مابین کسی قسم کے اختلافات طے کرانے اور قومی اہمیت کے باہمی دلچسپی کے امور کو حل کرنے کے لیے آئینی تقاضے بروئے کار لانا ہے۔ ایسی صورت میں کوئی معقول وجوہ کے بغیر مردم شماری ایسے اہم قومی مسئلہ کو کمیٹی کے سپرد کرنا اسے مؤخر کرنے کے مترادف ہے۔ جبکہ کونسل کو قومی تعمیر وترقی میں بڑا مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔ نیز کالا باغ ڈیم جیسے مسئلے کو بھی کونسل میں منظور کر کے اس کے تعمیری مراحل طے کر کے پانی کے ضیاع کو روکنا' لوڈ شیڈنگ سے عوام کو نجات دلانے کے ساتھ ساتھ انہیں سستی بجلی مہیا کرنے کی اشد ضرورت ہے تا کہ صنعت وحرفت اور زراعت ترقی کر سکے۔

مردم شماری کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دینی وسیاسی جماعتوں کی زندگی میں جس طرح رکن سازی بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور وہ مختلف اوقات میں رکن سازی کے لیے بھرپور مہم چلاتی ہیں اور اپنی افرادی قوت کی روشنی میں آئندہ انتخابات کے حوالہ سے سیاسی منصوبہ بندی اور لائحہ عمل مرتب کرتی ہیں۔ اسی طرح حکومتیں مردم شماری صرف آبادی کا اندازہ لگانے کے لیے نہیں کرتیں' بلکہ ان کا مقصد افرادی قوت کو ملک کی سماجی' اقتصادی' انتظامی ترقی اور فلاح وبہبود کے لیے استعمال کرنا ہوتا ہے۔ ایسی معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں جن سے ملک میں بسنے والے لوگوں کی اقتصادی حالت' تعلیمی معیار' ذرائع معاش اور انفرادی مصروفیات کا علم ہو سکے اور یہ بھی معلوم ہو سکے کہ آبادی میں بچوں' جوانوں اور بوڑھوں کی تعداد اور تناسب کیا ہے؟ اور آبادی میں کس تناسب سے اضافہ ہو رہا ہے؟ چنانچہ مردم شماری کے کوائف سامنے رکھ کر مستقبل کی معاشی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور لوگوں کے لیے صحت' تعلیم' رہائش اور سفر کی سہولتیں پیدا کی جاتی ہیں۔ پانچویں مردم شماری ۱۹۹۸ء میں میاں محمد نواز شریف کی سابق دور حکومت میں ہونا تھی۔ اس کے بہت سے انتظامات ہو چکے تھے مگر آمر مشرف نے حکومت پر غیر جمہوری' غیر اسلامی اور غیر اخلاقی طور پر قبضہ کر لیا اور مردم شماری کے لیے کوششیں کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکیں۔ خدا کرے کمیٹی مردم شماری کا فیصلہ کر دے تا کہ یہ مرحلہ بخیر وخوبی تکمیل کو پہنچ سکے اور ملک کو ضروری کوائف میسر آ سکیں۔ کیونکہ اٹھارہ سال میں ملک کی آبادی میں خاصہ اضافہ ہوا ہے۔ شہر پھیل چکے ہیں' چھوٹی چھوٹی بستیاں قصبوں کی صورت اختیار کر گئی ہیں۔ اس لیے مردم شماری کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ اس وقت نادرا کے پاس ''ب فارم'' کی صورت میں ہر خاندان کے افراد کا ریکارڈ موجود ہے۔ اس سے استفادہ کر کے اس کام کو آسان بنایا جا سکتا ہے۔

یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ قومی وصوبائی اسمبلیوں کی حلقہ بندی کرنے کے لیے آبادی کے اعداد وشمار کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح صوبائی حکومتوں کو لوکل باڈیز کی حلقہ بندی کرنے اور بلدیات کے اراکین کے تعین کے لیے آبادی کے اعداد وشمار کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومت سرکاری آسامیوں کی تقسیم بھی علاقائی آبادی کے مطابق کرتی ہے۔ اضلاع اور تحصیلوں وغیرہ کی تقسیم اور نئے تھانوں کے قیام کا زیادہ انحصار اس علاقے کی آبادی پر ہوتا ہے۔ خوراک کی تقسیم' ذرائع روزگار کی فراہمی' اسکولوں اور کالجوں کا قیام' ہسپتالوں اور صحت عامہ کے دوسرے منصوبوں کی تکمیل' مکانات کی تعمیر' بجلی اور پانی کی منصوبہ بندی' ذرائع آمد ورفت اور صنعتوں کی ترقی کے لیے بھی آبادی کو پیش نظر رکھنا ہوتا ہے۔ ایسی صورت حال میں سب اہل وطن کی یہ قومی ذمہ داری کہ مردم شماری کے لیے اگر کوئی کارکن آپ کے دروازے پر دستک دے تو آپ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس قومی فرض کو پورا کریں اور مردم شماری کے عملے کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں۔

آخر میں ہم حکومت سے جہاں یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس بار مردم شماری کو یقینی بنانے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے وہاں یہ مطالبہ بھی کریں گے کہ وہ ملک سے غیر قانونی قیام پذیر غیر ملکی افراد کو قانونی انداز میں ملک سے باہر نکالنے میں کسی روایتی غفلت کا مظاہرہ نہ کرے۔ اس سے یقیناً ملک وملت کا بھلا ہوگا۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
جلد بازی سے اجتناب..... (خطبہ حرم)	6
نبی کریمؐ ..... پیکر حسن وجمال	9
تحفظ خواتین بل ..... خلاف اسلام کیوں؟	10
دینی مدارس ..... کردار واہمیت	14
فوری غصہ ..... ایک بڑی خامی	16
رد قادیانیت ..... علماء اہل حدیث کی خدمات	20
یاد رفتگان ..... (پروفیسر عبدالحکیم سیفؒ)	21
بیداری ملت ..... سمندری اجلاس	23
اخبار الجماعۃ	25

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ وی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

بھارت کی پاکستان میں مداخلت خطے میں امن کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔ پروفیسر ساجد میر

حاضر سروس را ایجنٹ کی گرفتاری اور خوفناک عزائم بھارت سے دوستی کی پینگیں بڑھانے والوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں۔

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ بھارت کی پاکستان میں مداخلت خطے میں امن کیلئے بڑا خطرہ ہے۔ ایک حاضر سروس را کے ایجنٹ کی گرفتاری اور اسکے خوفناک عزائم بھارت سے دوستی کی پینگیں بڑھانے والوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ بھارت ہمارا ازلی دشمن ہے۔ پاکستان جب سے ایٹمی طاقت بنا ہے، تب سے چہار اطراف سے اسے دشمنانِ اسلام کی یلغار کا سامنا ہے۔ ملک کو بدامنی و انتشار کے گڑھوں میں دھکیلنے کے لیے بھارت نت نئی سازش کرنے میں مصروف ہے۔ اوپر سے نظریہ پاکستان اور دو قومی نظریئے پر سرے سے ایمان نہ رکھنے والوں نے ابہام پیدا کرنا شروع کر دیا ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ عجیب اتفاق ہے کہ اسلام کے نام پر اسلامیانِ ہند کی بے نظیر جدوجہد کے نتیجے میں بننے والی ریاست ''پاکستان'' کا وجود آج سوالیہ نشان بنایا جا رہا ہے۔ سیکولر فکر کے نمائندہ خواتین و حضرات کچھ عرصہ سے نظریہ پاکستان کی اصطلاح کا سرے سے انکار کر رہے ہیں۔ حالانکہ نظریہ پاکستان کی اساس اسلام کے علاوہ کچھ اور نہیں۔ پاکستان محض زمین کے ٹکڑے کے طور پر حاصل نہیں کیا گیا تھا بلکہ بانیانِ پاکستان نے اسے اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا خواب دیکھا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کا قیام ایک نظریے کے تحت عمل میں آیا۔ نظریہ پاکستان کی حیثیت پاکستان کے وجود میں روح کی ہے جس کے بغیر پاکستان کے قیام کا کوئی تصور نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ تحریک پاکستان کے دوران مسلمانان ہند شعوری طور پر ایک نظریے کے تحت آزاد مسلمان مملکت کے قیام کی جدوجہد کر رہے تھے۔ یہ ایک المیہ ہے کہ آج ہمارے تعلیمی نظام کی بے ثمریت، ریاستی و ادارتی بے مقصدیت اور قومی سطح کی بے شعوری کے باعث قیام پاکستان کے تقریباً پون صدی بعد نظریہ پاکستان پر تنازعہ کھڑا کر دیا گیا ہے اور آج نظریہ پاکستان کی حفاظت کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

آرمی چیف نے ایرانی صدر کے سامنے اپنے تحفظات کا درست اظہار کیا۔ پروفیسر ساجد میر

بھارت' پاکستان میں مذموم کارروائیوں کو اس کا ذاتی فعل قرار دے کر جان نہیں چھڑا سکتا' دشمن کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینا چاہیے

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے ایرانی صدر کے سامنے اپنے تحفظات کا درست اظہار کیا ہے۔ مرکزی دفتر میں مختلف وفود سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ایران نے بھارت کو اپنی سرزمین پاکستان کیخلاف استعمال کرنے کی کیوں اجازت دے رکھی ہے؟ اس معاملے کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ بلوچستان میں را کی سرگرمیاں اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہیں۔ تاہم یہ بات باعث تشویش ہے کہ را پاکستان میں عدم استحکام پیدا کرنے کیلئے ایران کی سرزمین استعمال کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کو بھارت پر واضح کرنا چاہیے کہ وہ ایران کی سرزمین استعمال کرنے سے باز رہے۔ را کے حاضر سروس افسر کے پاکستان میں غیر قانونی داخلے اور بلوچستان اور کراچی میں اسکے تخریبی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا معاملہ عالمی سطح پر اٹھانے اور سخت احتجاج کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے بعد ایران بھی پاکستان کے سرحدی علاقوں پر جارحیت میں ملوث رہا ہے اور اس نے کئی دفعہ پاکستان کو آنکھیں دکھانے کی کوشش کی ہے، بلکہ صریح دھمکی دینے سے بھی گریز نہیں کیا۔ اب اس نے جس طرح بھارتی جاسوس کی مدد کی ہے اس سے واضح ہوگیا کہ ایران کی پاکستان میں کھلی مداخلت کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں۔ اب یہ بات پوری طرح عیاں ہوگئی ہے کہ کون پاکستان کا دوست ہے اور کون دشمن۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت اپنے جاسوس کلبھوش کی پاکستان میں مذموم کارروائیوں کو اس کا ذاتی فعل قرار دے کر جان نہیں چھڑا سکتا۔ سول و عسکری قیادت کو ملکی سلامتی کے تحفظ کیلئے دشمن کی ہر جارحیت کا منہ توڑ جواب دینا چاہیے۔ تاکہ یہاں اسکے ایجنٹوں اور جاسوسوں کو مزید کھل کھیلنے کا موقع نہ مل سکے۔ اس مقصد کے لیے ملکی انٹیلی جنس ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنیوالے اداروں کو بھی اپنی فعالیت بہتر بنانا ہوگی۔

لاہور میں ہونے والے دھماکے' معصوم جانوں کے ضیاع پر گہرے رنج وغم کا اظہار

معصوم بچوں اور خواتین کا قتل عام تاریخ کی بدترین دہشت گردی ہے۔ پروفیسر ساجد میر' ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے اقبال پارک لاہور میں ہونے والے خودکش دھماکے اور معصوم جانوں کے ضیاع پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ کی بدترین دہشت گردی دیکھنے میں آ رہی ہے۔ اپنے مشترکہ ردعمل میں انہوں نے کہا کہ ملک دشمن عناصر کو پاکستان کی ترقی اور امن برداشت نہیں ہو رہا۔ دہشت گردی کے واقعات میں بیرونی عناصر خصوصا بھارت کا ہاتھ ہے۔ ہمارے سیکورٹی اور انٹیلی جنس اداروں کو اپنی فعالیت بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ لاہور میں ایک عرصہ کے بعد پبلک مقام پر دھماکہ ہوا ہے جس نے سیکورٹی کے حوالے سے کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ضرب عضب کے تحت دہشت گرد کمزور ضرور ہوئے ہیں مگر انکا وجود ابھی باقی ہے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

بچوں کی صفائی کے بعد وضوء کرنا

سوال میں نے وضوء کیا ہوتا ہے' اس کے بعد بچوں کی صفائی کی ضرورت پڑتی ہے' یا انہیں نہلانا ہوتا ہے' کیا مجھے اس کے بعد دوبارہ وضوء کرنا ہوگا؟ اس کے متعلق قرآن وحدیث میں کیا ہدایات ہیں' وضاحت کردیں؟

جواب شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کی دونوں روایات کتب حدیث میں مروی ہیں' چنانچہ سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے چاہیے کہ وضوء کرے۔'' (ابوداود' الطہارۃ: ۱۸۱)

بلکہ سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم وفد کی صورت میں اپنے علاقے سے نکلے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ سے بیعت ہوئے اور نماز ادا کی' نماز ختم ہونے کے بعد ایک بدوی سا آدمی آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! اس آدمی کے متعلق کیا حکم ہے جو نماز میں اپنی شرمگاہ کو چھو بیٹھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بھی تیرے جسم کا ایک ٹکڑا ہی ہے۔'' (النسائی: الطہارۃ: ۱۶۵)

ان دونوں احادیث میں تطبیق کی یہ صورت ہے کہ اگر براہ راست بغیر کسی حائل رکاوٹ کے شرمگاہ کو ہاتھ لگے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ درمیان میں کپڑا وغیرہ ہو تو پھر وضو نہیں ٹوٹتا' اس بات کی صراحت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں موجود ہے۔ (مسند امام احمد: ج ۲' ص ۳۳۳)

اس کے علاوہ سیدنا طلق رضی اللہ عنہ کی روایت پہلے کی ہے کیونکہ وہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت مسجد نبوی تعمیر ہو رہی تھی اور سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا کی روایت بہت بعد کی ہے کیونکہ انہوں نے فتح مکہ والے سال ۸ ہجری کو اسلام قبول کیا تھا۔ اس اعتبار سے ہمارا رجحان یہ ہے کہ اگر کپڑے کے بغیر شرمگاہ کو چھوا جائے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس حکم میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں' اگلی اور پچھلی دونوں شرمگاہ کا ایک ہی حکم ہے۔ نیز اپنی شرمگاہ کی طرح دوسرے کی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن صورت مسئولہ میں بچوں کی شرمگاہ کا معاملہ ذرا مختلف ہے۔ اگر انہیں استنجاء کرانے سے وضوء ٹوٹ جائے تو یہ عام مصیبت بن جائے کیونکہ اس میں بہت حرج اور تکلیف ہے۔ اگر یہ عمل ناقض وضوء ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام سے ضرور منقول ہوتا۔ بہرحال صفائی کی غرض سے بچوں کی شرمگاہ کو ہاتھ لگانا ناقض وضوء نہیں۔ واللہ اعلم!

بیعت تصوف کی حیثیت

سوال ہمارے معاشرہ میں کچھ دیندار لوگ بیعت کا سلسلہ جاری رکھے ہوتے ہیں' اور اسے ضروری قرار دیتے ہیں' اس قسم کی بیعت کے متعلق شریعت کی ہدایات معلوم کرنا چاہتا ہوں' رہنمائی فرمائیں۔

جواب صوفیائے کرام نے جب لوگوں کی تربیت کا بیڑا اٹھایا تو انہوں نے لوگوں کو اپنے حلقہ ارادت میں داخل کرنے کے لیے بیعت کا سلسلہ شروع کیا تاکہ ان کی ہر بات کو بلا کم وکاست مانا جائے' اسے بیعت تصوف کہتے ہیں۔ اس عالم رنگ وبو میں جس کی ہر بات کو مانا جاتا ہے وہ تو انبیاء کرام کی شخصیت ہیں جب کہ قرآن کریم میں ہے: ''ہم کسی بھی رسول کو اس لیے بھیجتے ہیں کہ اللہ کے اذن سے اس کی بات مانی جائے۔'' (النساء: ۶۴)

نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے انسان کی اتھارٹی نہیں کہ اس کی ہر بات کو مانا جائے' رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں چار قسم کی بیعت تھی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

بیعت اسلام ..... جب کوئی شخص اپنا دین چھوڑ کر دین اسلام میں داخل ہونا چاہتا تو رسول اللہ ﷺ' دین اسلام پر کاربند رہنے کے لیے اس سے بیعت لیتے تھے۔ جیسا کہ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے از خود رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا کہ آپ اپنا ہاتھ پھیلائیں' میں آپ سے بیعت اسلام کرنا چاہتا ہوں۔ (مسلم)

بیعت ہجرت ..... اگر معاشرتی طور پر دین اسلام پر عمل ناممکن ہوتا تو مسلمانوں کے لیے وہاں سے ہجرت کرنا ضروری تھا تاکہ وہ ایسی جگہ چلے جائیں جہاں اسلام پر عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ قرآن کریم میں اس کا تذکرہ ہے' اس وقت جو بیعت لی جاتی اسے بیعت ہجرت کہا جاتا ہے۔

بیعت جہاد ..... جو مجاہدین' جہاد میں شرکت کرنے' ان سے میدان کارزار میں ڈٹے رہنے کی بیعت لی جاتی کہ وہ کسی بھی صورت میں راہ فرار اختیار نہیں کریں گے۔ جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان ہوئی تھی' قرآن کریم میں بھی اس بیعت کا ذکر آیا ہے۔

بیعت اطاعت ..... اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کے لیے اہل اسلام سے بیعت لی جاتی کہ وہ تنگی وخوشحالی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے اور ان کی مخالفت سے

گریز کریں گے۔ قرآن کریم کی سورۂ ممتحنہ آیت نمبر ۱۲ میں اس بیعت کا ذکر ہے۔

بیعت اطاعت' رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھی' جواب ختم ہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کے دور میں ایسا ہی رہا۔ مروجہ بیعت اگر بیعت امارت ہے تو اطاعت شریعت کے حوالے سے اس کا جواز کشید کیا جا سکتا ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا نہیں کیا۔ اس بناء پر ہمارا رجحان ہے کہ اسے مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا' اگر یہ بیعت اپنی اطاعت کے لیے ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ شرعی طور پر رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی دوسرا مطاع نہیں ہے کہ اس کی اطاعت مطلقاً جائز ہو۔ واللہ اعلم!

مانع حمل گولیوں کا استعمال

سوال شادی کے بعد کچھ عورتیں مانع حمل گولیاں استعمال کرتی ہیں تا کہ انہیں جلدی حمل نہ ٹھہرے' کیا اس مقصد کے لیے مانع حمل ادویات کا استعمال جائز ہے' کتاب وسنت کے حوالے سے اس کی وضاحت فرمائیں؟

جواب مانع حمل گولیوں کے استعمال کی مختلف صورتیں ہیں' بعض صورتوں میں چند شرائط کے ساتھ اسے جائز قرار دیا جا سکتا ہے' تاہم اکثر صورتوں میں ایسی ادویات کا استعمال حرام اور ناجائز ہے۔ ان گولیوں کے استعمال کی جائز صورتیں حسب ذیل ہیں:

- کوئی عورت حمل کے مسئلہ کو مستقل طور پر ختم کرنے کے لیے استعمال کرتی ہے تا کہ اسے کبھی بھی حمل نہ ٹھہرے تو ایسا کرنا بالکل ناجائز اور حرام ہے' یہ برتھ کنٹرول کی وہ صورت ہے جس کی دین اسلام میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔
- کچھ عورتیں اپنے حسن وجمال کو برقرار رکھنے کے لیے ایسی ادویات استعمال کرتی ہیں جو حمل کے لیے رکاوٹ ہوتی ہیں' کیونکہ حمل سے ان کا حسن متاثر ہوتا ہے' ایسا کرنا بھی ناجائز ہے۔
- ہمارے ہاں ایک نعرہ چلتا ہے ''بچے دو ہی اچھے'' اس نعرے کی ترویج کے لیے مانع حمل گولیوں کا استعمال جائز نہیں۔
- کچھ عورتیں زیادہ بچوں کی پیدائش پر فکرمند ہوتی ہیں کہ وہ کہاں سے کھائیں گے' ان کی تعلیم کا بندوبست نہیں ہوگا۔ یہ سوچ بھی ایک مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔ اس انداز فکر کے پیش نظر مانع حمل تدابیر اختیار کرنا بھی جائز نہیں۔

مانع حمل گولیوں کے استعمال کی ایک جائز صورت حسب ذیل ہے:

کسی عورت کو بہت جلد حمل ٹھہر جاتا ہے' اس کے بچوں کے درمیان وقفہ بہت کم ہوتا ہے' جس کی وجہ سے بچوں کی صحت اور نگہبانی متاثر ہوتی ہے' خود عورت کی صحت بھی کثرت حمل کی متحمل نہیں ہوتی' بعض اوقات حمل کا یہ تسلسل ہلاکت کا باعث بھی بن سکتا ہے' ایسی عورت مناسب وقفہ کے لیے دو شرائط کے ساتھ مانع حمل گولیاں استعمال کر سکتی ہے:

- اسے پیشگی خاوند سے اجازت لینا ہوگا۔
- ان کے استعمال سے صحت اور جان کو خطرہ نہ ہو۔

ان شرائط کے ساتھ عورت مانع حمل گولیاں استعمال کر سکتی ہے' اس کے جواز کی دلیل' رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے عزل کرنا ہے۔ واللہ اعلم!

فتنے سے بچاؤ کی تدابیر

سوال آج ہر طرف فتنے پھیلے ہوئے ہیں' ان کی لپیٹ میں ہمارا پورا معاشرہ ہے' قرآن وحدیث میں ان فتنوں سے بچاؤ کی کیا تدابیر بیان ہوئی ہیں؟ ان کی وضاحت فرمائیں؟

جواب دور حاضر کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ عام لوگ بے دین ہو کر اپنی خواہشات کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا کے وقتی فوائد حاصل کرنے کے لیے اپنے دین کو فروخت کر رہے ہیں' کتاب وسنت کی روشنی میں ان فتنوں سے بچاؤ کی درج ذیل تدابیر ہیں:

- ان فتنوں سے کنارہ کشی کرنے کی کوشش کی جائے کیونکہ ان میں مقناطیس کی طرح ایسی کشش ہوگی کہ دلچسپی لینے والوں کو اپنی طرف کھینچ لیں گے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس نے ان فتنوں کی طرف جھانکا تو فتنے اُس کی طرف مائل ہوں گے۔'' (ابوداود' الفتن: ۴۲۶۴)
- تقویٰ اختیار کرنے سے بھی فتنوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو انسان اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے آزمائشوں سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔'' (الطلاق: ۲)
- ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ پر کامل توکل اور بھروسہ کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے کافی ہوگا۔'' (الطلاق: ۳)
- توبہ واستغفار کرنا بھی ایسے فتنوں سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو عذاب نہیں دے گا جو استغفار کرنے والے ہیں۔'' (الانفال: ۳۳)
- صبر کا اہتمام کیا جائے اور اللہ تعالیٰ سے ان فتنوں سے پناہ مانگی جائے۔ رسول اللہ ﷺ بھی مختلف فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی صراحت ہے۔ واللہ اعلم!

جلد بازی سے اجتناب

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالباری حفظہ اللہ

مترجم —— جناب ہاشم یزمانی / جناب عبدالقیوم عبدالستار
نظرثانی —— جناب حافظ یوسف سراج
تاریخ —— 15 جمادی الثانی 1437ھ / 25 مارچ 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

میں آپ کو اور اپنے آپ کو تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝﴾ (ال عمران)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، تم کو موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔''

اللہ تعالیٰ نے تقدیریں لکھیں اور ہر مخلوق کی ایک عمر مقرر فرمائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ۝﴾ (الفرقان)

''اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اس کی ایک تقدیر مقرر کی۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ۝﴾ (الرعد)

''ہر مقررہ وعدے کی ایک لکھت ہے۔''

جلد بازی سے کام لینے سے اللہ کی لکھی ہوئی تقدیر تو قبل از وقت وقوع پذیر نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کسی کی خواہش پر خدائی فیصلے وقت سے پہلے صادر ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝﴾ (الطلاق)

''اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے۔''

انسان کی فطرت ہے کہ وہ اپنے مطالبات اور خواہشات کے حصول میں جلد بازی سے کام لیتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سَأُورِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ۝﴾ (الأنبیاء)

''انسان جلد باز مخلوق ہے، ابھی میں تم کو اپنی نشانیاں دکھائے دیتا ہوں، جلدی نہ مچاؤ۔''

اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور فضل ہے کہ وہ بندے کی جلد بازی کے باوجود اپنی قضاء اور فیصلوں کو تبدیل نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا ۝﴾ (الکہف)

''تیرا رب بڑا درگزر کرنے والا اور رحیم ہے وہ ان کے کرتوتوں پر انہیں پکڑنا چاہتا تو جلدی ہی عذاب بھیج دیتا مگر ان کے لیے وعدے کا ایک وقت مقرر ہے اور اس سے بچ کر بھاگ نکلنے کی یہ کوئی راہ نہ پائیں گے۔''

نیک کاموں کے علاوہ جلد بازی سے کام لینا قابل مذمت ہے۔ یہ وہ ہتھیار ہے جسے شیطان اولادِ آدم کے خلاف استعمال کرتا ہے اور انسان کے ہاتھ ندامت اور نقصان کے علاوہ کچھ نہیں آتا۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بردباری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطانی صفت ہے۔''

نیک کاموں کے علاوہ جلد بازی سے کام لینا قابل مذمت ہے۔ یہ وہ ہتھیار ہے جسے شیطان اولادِ آدم کے خلاف استعمال کرتا ہے اور انسان کے ہاتھ ندامت اور نقصان کے علاوہ کچھ نہیں آتا۔

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جلد باز انسان کو ہمیشہ شرمندگی ہی اٹھانا پڑتی ہے۔''

جلد بازی کی خطرناک ترین صورت یہ ہے کہ انسان دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہوئے دنیاوی لذتوں میں ہی ڈوب جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝﴾ (القیامۃ)

''ہرگز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ جلدی حاصل ہونے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔''

اللہ تعالیٰ نے آخرت کے دن کے لیے ایسی ابدی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جن میں کسی قسم کی ناپسندیدہ چیز کی ملاوٹ نہیں ہوگی، نہ ہی وہاں کسی قسم کی تکلیف ہوگی اور نہ ہی ان نعمتوں کا تسلسل ٹوٹے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝﴾ (النجم)

''پس اے نبی! جو شخص ہمارے ذکر سے منہ پھیرتا ہے اور دنیا کی زندگی کے سوا جسے کچھ مطلوب نہیں، اُسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔''

جلد باز انسان کے دل کا سکون اور چین غارت ہو جاتا ہے۔ مضطرب دل والے انسان کو آپ جو بھی کام سونپیں گے، وہ کبھی بھی اسے کر نہیں پائے گا اور نہ ہی وہ کبھی کوئی نفع بخش قدم اٹھا پائے گا۔ مذموم جلد بازی کی ایک صورت یہ ہے کہ بے بنیاد خبروں کو پھیلانے اور بے قصور لوگوں پر الزام لگانے میں جلدی کی جائے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ ۝﴾ (النور: 15)

''ذرا غور تو کرو، اُس وقت تم کیسی سخت غلطی کر رہے تھے جبکہ تمہاری ایک زبان سے دوسری زبان اس جھوٹ کو لیتی جا رہی تھی اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہے جا رہے تھے جس کے متعلق تمہیں کوئی علم نہ تھا۔''

لوگوں کا کیا ہے وہ تو ایسے ہی باتیں کرتے رہتے ہیں، وہ بلا سوچے سمجھے تہمتیں لگاتے ہیں، یہی باتیں دوسروں کے کانوں تک پہنچتی ہیں تو وہ بلا تردد ان پر یقین کر بیٹھتے ہیں اور دل و دماغ سے کام لیے بغیر ان باتوں کو آگے پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝﴾

''تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے، حالانکہ

اللہ کے نزدیک یہ بڑی بات تھی۔'' (النور)

بلاسوچے سمجھے جذباتی ہو جانا بھی مذموم جلد بازی کی ایک صورت ہے۔ ایسے جذبات سے امت مسلمہ کی بھلائی کا کوئی کام نہیں کیا جا سکتا۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جُہینہ قبیلے سے جنگ کرنے کے لیے وادی حُرقہ میں بھیجا۔ ہم دشمنوں پر صبح کے وقت حملہ آور ہوئے اور انہیں شکست سے دو چار کیا۔ میں اور ایک انصاری صحابی مل کر دشمن کے ایک آدمی پر حملہ آور ہوئے، ہم اسے قتل کرنے لگے تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ چنانچہ میرا انصاری ساتھی تو پیچھے ہٹ گیا لیکن میں نے نیزے سے اسے قتل کر دیا۔ ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اسامہ! کیا تو نے اس شخص کے کلمہ پڑھنے کے باوجود اسے قتل کر ڈالا؟!'' میں نے عرض کیا: اس نے تو جان بچانے کی خاطر کلمہ پڑھا تھا۔ آپ ﷺ بار بار اپنا جملہ دہراتے رہے، یہاں تک کہ میرا دل کیا کہ میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔''

اللہ کے بندو! بلا سوچے سمجھے اور ظالمانہ فیصلے کرنا بھی جلد بازی کی ایک صورت ہے۔ بالخصوص بڑے بڑے مسائل میں جلد بازی سے کام لینا کئی بے گناہ لوگوں کی جان لے سکتا ہے، اس سے مسلمانوں کے خون ارزاں سمجھے جانے لگیں گے اور کسی کو ناحق قتل کرنا بہت بڑا گناہ اور نزاوبال ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر آسمان و زمین والے سب مل کر کسی ایک مومن کو قتل کر دیں تو اللہ تعالیٰ سب کو الٹا کر کے جہنم میں پھینک دے گا۔''

بسا اوقات جلد بازی کی وجہ سے انسان طیش میں آ کر ظلم و زیادتی پر اتر آتا ہے جس سے وہ خود بھی نقصان اٹھاتا ہے اور امت مسلمہ اور اپنے معاشرے کے لیے بھی مشکلات کھڑی کرتا ہے۔ جلد بازی جس شخص کی عادت بن چکی ہو، وہ شکوک وشبہات اور وہم وگمان میں ہی گرفتار رہتا ہے اور ہمیشہ دوسروں کے عیب اور لغزشیں ڈھونڈنے میں لگا رہتا ہے۔

جب تک علم میں پختگی نہ آ جائے تب تک فتویٰ دینے کی جرأت نہیں کرنی چاہیے۔ بلاعلم اپنے آپ کو مفتی سمجھ لینا ایسی بری عادت ہے کہ جس سے ہلاکت اور تباہی جنم لیتی ہے۔ عام طور پر فتویٰ دینے میں وہ انسان سب سے زیادہ جلد باز ہوتا ہے جو سب سے زیادہ کم علم ہوتا ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے کہ: ''کچھ ایسے لوگ بھی مفتی بنے پھرتے ہیں جنہیں جیل میں ہونا چاہیے کیونکہ سب سے بڑے چور اور لٹیرے تو یہی لوگ ہیں۔''

اللہ کی طرف سے نصرت کے اسباب پر نظر رکھے بغیر مدد چاہنے میں جلد بازی سے کام لینا قانونِ الٰہی سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴾

''پھر کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت کا داخلہ تمہیں مل جائے گا، حالانکہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا ہے، جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر گزر چکا ہے؟ اُن پر سختیاں گزریں، مصیبتیں آئیں، وہ ہلا مارے گئے، حتیٰ کہ وقت کا رسول اور اس کے مومن ساتھی چیخ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ اُس وقت انہیں تسلی دی گئی کہ ہاں اللہ کی مدد قریب ہے۔'' (البقرۃ)

فتح ونصرت تو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، وہ جسے جب چاہتا ہے فتح سے نوازتا ہے، اس لیے اس معاملے میں جلد بازی کا کیا فائدہ!

فیصلوں میں جلد بازی کرنے سے لوگوں کی زندگیاں برباد ہو جائیں گی اور ان کے حقوق پامال ہونے لگیں گے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے قاضی بنا کر بھیج رہے ہیں جبکہ میں کوئی اتنا عمر رسیدہ بھی نہیں ہوں اور مجھے علم قضاء سے کوئی شناسائی بھی نہیں؟!

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تمہارے دل اور زبان کو راہِ راست پر رکھے گا، چنانچہ جب تمہارے سامنے دو فریق اپنا مقدمہ لے کر آئیں تو فیصلہ کرنے سے پہلے دونوں کا موقف اچھی طرح سن لینا، کیونکہ اس سے درست فیصلہ کرنے میں مدد ملے گی۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں جتنی دیر بھی قاضی رہا، کبھی فیصلہ کرنے میں مجھے پریشانی نہیں ہوئی۔ آدمی کو اللہ تعالیٰ نے گھر کا سربراہ بنایا ہے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ جلد بازی کی بجائے ٹھنڈے دماغ سے فیصلے کرے کیونکہ جلد بازی سے اٹھائے گئے اقدامات سے خانگی زندگی کی بنیادیں ہل جاتی ہیں اور اس کے نتائج بڑے ہی بھیانک ہوتے ہیں۔

بسا اوقات جلد بازی کی وجہ سے انسان طیش میں آ کر ظلم و زیادتی پر اتر آتا ہے جس سے وہ خود بھی نقصان اٹھاتا ہے اور امت مسلمہ اور اپنے معاشرے کے لیے بھی مشکلات کھڑی کرتا ہے۔

دعا کرنے میں جلد بازی کریں گے تو دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔ بسا اوقات انسان دعا کرتا ہے لیکن اس کی قبولیت کو اللہ تعالیٰ بہتر وقت کے لیے مؤخر کر دیتا ہے، لیکن شیطان انسان کے دل میں وسوسہ ڈالنے لگتا ہے کہ اس کی دعا تو قبول نہیں ہو رہی اس لیے اسے دعا کرنا چھوڑ دینا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ دعا کرنے والا جلد بازی نہ کرے، یعنی یہ نہ کہے کہ: میں نے بہت دعا کی لیکن قبول ہی نہیں ہو رہی۔''

سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے کہ: جو شخص یہ کہے کہ اس نے بڑی دعا کی ہے لیکن قبول ہی نہیں ہوئی، ایسا شخص دعا کے ثمرات سے محروم رہتا ہے۔ نہ تو اس کی دعا اس کے لیے ذخیرہ کی جاتی ہے اور نہ ہی گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔ دعا میں جلد بازی کی ایک صورت یہ ہے کہ اللہ کی حمد وثناء اور نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجے بغیر ہی انسان دعا مانگنا شروع کر دے۔

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ کی حمد وثناء اور نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجے بغیر ہی دعا مانگے جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے نمازی! تو نے جلد بازی سے

کام لیا ہے۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو دعا کا طریقہ سکھایا۔

اسی طرح آپ ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو اللہ کی حمد وثناء اور بزرگی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ نبی ﷺ پر درود بھی بھیج رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''دعا کرو تمہاری دعا قبول ہوگی اور اللہ سے سوال کرو تمہاری ضرورت پوری کی جائے گی۔''

بندگانِ خدا! یہ جلد بازی کی ایسی صورتیں ہیں جو (شریعت کی نگاہ میں قابل مذمت ہیں۔) اللہ کی رضا مندی اور بھلائی کے کاموں کیلئے جلدی کرنا قابل تعریف عمل ہے اور تمام انبیاء کرام کی عادت بھی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كَانُوا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝﴾ (الأنبیاء)

''یہ لوگ نیکی کے کاموں میں دَوڑ دھوپ کرتے تھے اور ہمیں شوق اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے، اور ہمارے آگے جھکے رہتے تھے۔''

سیدنا موسیٰ علیہ السلام اللہ کی رضا والے ہر کام کو کرنے اور ہر بات کو اپنانے میں جلدی کیا کرتے تھے۔ قرآن مجید میں ہے، ایک بار وہ مقررہ جگہ پر ساتھیوں سے جلد پہنچ گئے اور انہوں نے کہا:

﴿وَ عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝﴾ (طٰہٰ)

''اے میرے رب! میں تیرے حضور جلدی آ گیا ہوں تا کہ تو مجھ سے خوش ہو جائے۔''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب یہ حکم نازل ہوا کہ

﴿يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ (الاحزاب: 59)

''عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔''

تو انصاری خواتین کی سیاہ اوڑھنیاں ایسی لگ رہی تھیں جیسے ان کے سروں پر کوے بیٹھے ہوں۔''

دوسرا خطبہ:

اما بعد! میں تمہیں اور اپنے آپ کو بھی خوف خدا کی نصیحت کرتا ہوں۔ جلد بازی ایک مذموم بیماری ہے جبکہ بردباری، تحمل اور ان کے ثمرات کے بارے جاننا اس جلد بازی کا علاج ہیں۔

نبی ﷺ نے اَشَجّ عَبدُالقَیس کو مخاطب کر کے فرمایا: ''تمہاری بردباری اور سنجیدگی اللہ کو بہت پسند ہے۔''

سلف صالحین میں سے کسی نے کہا ہے کہ جو آدمی سمجھداری، بردباری اور ثابت قدمی سے اپنے فیصلہ کرتا ہے وہ حقیقت و درستی کے جتنا قریب پہنچ جاتا ہے اتنا ایک عام عقل مند آدمی نہیں پہنچ سکتا۔

مذموم جلد بازی کا علاج قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرنے سے ممکن ہے۔ خصوصاً فتنوں اور مصیبتوں کے دور میں اس جلد بازی کا علاج علماء کرام سے مضبوط تعلق جوڑنے میں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾

''اگر یہ اپنے معاملے کو رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچائیں تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آ جائے جو اِن سے صحیح نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔'' (النساء: 83)

اہل علم اور سمجھدار لوگوں سے مشورہ کر لینا بھی عقلمندی ہے اور اپنے اوپر قابو رکھنا بھی عقلمندی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾

''پس اے نبیؐ، صبر کیجئے جس طرح اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا ہے۔'' (الاحقاف: 35)

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو قابو میں رکھے اور فضول گفتگو سے بھی بچے تا کہ اس کا شمار شریر اور جلد بازوں میں نہ ہو۔ ناپسندیدہ جلد بازی کا علاج یہ بھی ہے کہ انسان ہمیشہ اچھا گمان کرے اور مسلمانوں کی نیت پر شک کرنا چھوڑ دے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کیونکہ بدگمانی جھوٹ ہوتی ہے۔''

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ اے اللہ! کفر اور کافروں کو ذلیل و رسوا فرما۔ اے اللہ! تیرے دشمن جو دشمنانِ دین بھی ہیں انہیں نیست و نابود کر دے۔ اے اللہ! ہمارے اس وطن کو اور تمام مسلم ممالک کو امن و اطمینان کا گہوارہ بنا دے۔ آمین!

بقیہ نبی کریم.....پیکر حسن و جمال

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی مدح اس طرح کی ہے:

[امین مصطفی للخیر یدعو کضوء البدر زائلة الظلام]

یعنی آپ انتہائی امانتدار اور اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اور چنے ہوئے ہیں۔ جو کہ خیر و بھلائی کی طرف دعوت دے کر گمراہی کے اندھیروں کو اس طرح دور کرتے اور روشنی پھیلاتے ہیں جس طرح چودھویں رات کے چاند کی روشنی سے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں۔ (دلائل النبوۃ: ۱/۳۰۱) آپ ﷺ کا چہرہ بڑا بارعب تھا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ زینبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتو! صدقہ خیرات کرتی رہا کرو، اگرچہ اپنے زیورات ہی سے کیوں نہ کرنا پڑے۔ فرماتی ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئی اور ان سے کہا: آپ کے پاس اتنا زیادہ مال نہیں ہے، نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا ہے اس لیے آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر پوچھیں کہ اگر میرا آپ کو صدقہ و خیرات لگ جاتا ہے تو میں آپ کو دے دیا کروں گی؟ فرماتی ہیں کہ میں گئی تو ایک اور عورت کو دیکھتی ہوں کہ وہ بھی آپ ﷺ کے دروازے پر کھڑی ہے اور وہ بھی آپ ﷺ سے وہی پوچھنے کے لیے آئی تھی جو میں پوچھنے کے لئے گئی تھی:

[وکان رسول الله وسلم قد القیت علیه مهابة]

آپ کا چہرہ مبارک بڑا بارعب تھا۔ متنبّی کا یہ شعر بھی آپ ہی پر منطبق ہوتا ہے۔

مضت الدهور فما اتین بمثله

ولقد اتیٰ فعجزن عن نظرائه

''نہ ماضی میں ایسا پیدا ہوا ہے اور نہ ہی مستقبل میں ہوگا۔'' (دیوان متنبی ص ۲)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ آپ کے حسن و جمال کے بارے میں فیصلہ کرتے ہیں:

[لم ارشیئا قط احسن منه]

میں نے آپ سے زیادہ حسین و جمیل کبھی دیکھا ہی نہیں۔ (بخاری، مسلم) ''صلی اللہ علیہ وسلم''

نبی کریم ﷺ پیکرِ حسن و جمال!

تحریر: جناب مولانا لیاقت علی باجوہ

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

واحسن منك لم تر قط عيني
واحسن منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب
كانك قد خلقت كما تشاء

اے محمد! تم سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی دیکھا نہیں، اور آپ ﷺ جیسا خوبصورت کسی عورت نے جنا نہیں۔ آپ ﷺ بے عیب پیدا ہوئے گویا کہ جیسا آپ ﷺ نے کہا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بنا دیا۔''

سیدنا ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[كان ابيض مليح الوجه] (مسلم: ۲۳۴۰)

''آپ ﷺ سفید اور خوشنما چہرے والے تھے۔''

[كان وجهٌ رسول الله مثل السيف] (دارمی/ مقدمه، رقم: ۱۰)

''آپ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکتا تھا۔''

ایک شخص نے سیدنا جابر بن سمرہؓ کے پاس کہا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: [لا بل كان مثل الشمس والقمر مستديرا] (مسند احمد: ۱۰۴/۵) نہیں، بلکہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک تو سورج اور چاند کی طرح گول یا گولائی مائل اور روشن تھا۔ اسی لیے کسی شاعر نے کہا ہے:

افلت شموس الاولين وشمسنا
ابدا على افق العلى لا تغرب

''پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے لیکن ہمارا سورج اُفق کی بلندیوں پر ہمیشہ چمکتا رہے گا۔''

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس آئے تو میں نے مسجد میں آ کر آپ ﷺ کو سلام کہا تو [لوهو يبرق وجهه من السرور] آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ جب آپ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ایسے چمکتا: [كانه قطعة قمر وكنا نعرف ذلك منه] (بخاری رقم الحدیث: ۳۵۵۶) ''گویا کہ چاند کا ٹکڑا ہے ہمیں آپ ﷺ کی خوشی آپؐ کے چہرے ہی سے معلوم ہو جاتی تھی۔''

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے جب کہ آپ ﷺ کی پیشانی کی شکنیں چمک رہی تھیں (یعنی ماتھے کی لکیریں چمک رہی تھیں۔) (بخاری: ۳۵۵۵)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: [مارأيت شيئا احسن من رسول الله كان الشمس تجرى فى وجهه] (ترمذی، مناقب، باب ماجاء فی خاتم النبوة ص ۲۰۶، مسند احمد: ۳۸۰/۲) ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل کسی چیز کو نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے حسن و جمال کے کیا کہنے! گویا آپ کے چہرۂ مبارک میں سورج چلتا ہے۔'' ابوطالب نے کہا: [وابيض يستقى الغمام بوجهه ثمال اليتٰمىٰ عصمة للارامل.]

نبی کریم ﷺ کے رخسار مبارک پر ایسا حسن و جمال اور چمک معلوم ہوتی تھی جیسے سونے کا پانی بہہ رہا ہے اور بزرگی و جلال کی رونق آپ ﷺ کی پیشانی کے خطوط میں جاری ہوتی۔

وہ گورے مکھڑے والا جس کے روئے زیبا کے واسطے سے ابر رحمت کی دعائیں مانگی جاتی ہیں، وہ یتیموں کا سہارا، وہ بیواؤں اور مسکینوں کا سرپرست ہے۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مسجد میں فقراء پر صدقہ کرنے کی رغبت دلائی۔ صحابہ نے صدقات دیئے کوئی پیسہ لے کر آیا، کوئی اناج تو کوئی کپڑے حتیٰ کہ [رأيت وجه رسول الله ﷺ يتهلل كانه مذهبه] میں نے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھا کہ اس طرح چمک رہا تھا جیسے سونا چڑھائی ہوئی کوئی چیز ہے۔ تفصیل کے لئے (صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب الحث علی الصدقہ)

سیدنا ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا چہرہ خندہ پیشانی والا تھا، آپ ﷺ نے پوری زندگی کسی سے ناک بھوں نہیں چڑھایا۔ (مسند احمد: ۷۷/۵)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس بالاخانے میں پہنچے جب کہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء کیا تھا۔ سیدنا عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو آپ مسکرائے [حتىٰ بسر فضحك وكان من احسن الناس ثغرا] آپ مسکرائے اور ہنسے اور آپ کے دانت مبارک سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ (مسلم: ۱۴۷۹)

لغات الحدیث میں ہے:

[كان ماء الذهب يجرى فى صفحة خده ورونق الجلال يطرد فى اسرة جبينه] (لغات الحديث مولانا وحید الزماں، مادہ ۸۵/۳)

نبی کریم ﷺ کے رخسار مبارک پر ایسا حسن و جمال اور چمک معلوم ہوتی تھی جیسے سونے کا پانی بہہ رہا ہے اور بزرگی و جلال کی رونق آپ ﷺ کی پیشانی کے خطوط میں جاری ہوتی۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر ابوکبیر (ھذلی) آپ ﷺ کے حسن و جمال کو دیکھ لیتا تو اسے پتا چل جاتا کہ اس کے اس شعر کے آپ زیادہ حق دار ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا ابوکبیر کا وہ کون سا شعر ہے؟ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اس کا یہ شعر ہے جو اس نے اپنے بھتیجے تابط شر کے متعلق کہا تھا:

اذا نظرت الى اسرة وجهه
برقت كبرق العارض المتهلل

جب تو آپ ﷺ کے چہرے کے خطوط کو دیکھے تو ایسے چمکتے ہیں جیسے بادل میں بجلی چمکتی ہے۔ (حماسہ ص ۲۷، السنن الکبریٰ بیہقی ۴۲۲/۷، حلیۃ الاولیاء ۴۵/۲)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ کی مدح اور حسن و جمال میں عام طور پر مشہور شاعر زہیر بن ابی سلمیٰ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے جو کہ زہیر نے ہرم بن سنان کی مدح میں کہا تھا:

لو كنت من شىء سوىٰ بشر
كنت المضئى لليلة البدر

یعنی اگر آپ بشر کے علاوہ اور مخلوق ہوتے تو چودھویں رات کو چمکنے والے چاند ہی ہوتے۔ (دلائل النبوۃ ۳۰۱/۱)

باقی صفحہ 8 پر

تحفظ خواتین بل
خلافِ اسلام کیوں؟!

تحریر
جناب میاں عتیق الرحمن

اسلام نے دنیا کو پہلا مکمل ضابطہ حیات دیا جو ہر لحاظ سے انسانی فطرت اور اس کے تقاضوں کے عین مطابق ہے ،اس لئے اسلام کو دین فطرت بھی کہا جاتا ہے۔فطرت انسانی کے تحت کسی قوم کے اجتماعی نظام کا انحصار اس کے خاندانی اور عائلی قوانین پر ہوتا ہے اور اس نظام کے استحکام کی بنیاد بھی عائلی نظام پر ہی منحصر ہوتی ہے۔عائلی نظام میں میاں بیوی اور اولاد پر مشتمل ایسا باہمی ربط جو نسبتاً پائیدار ہو خاندان کہلاتا ہے۔ خاندان ایک معاشرتی تنظیم ہے جس میں کم از کم دو نسلیں شامل ہوتی ہیں اور اس کا امتیاز یہ ہے کہ یہ خونی رشتے سے وجود میں آتی ہے۔یعنی خاندان معاشرتی زندگی کی ابتدائی وحدت ہے جس میں بنیادی حیثیت مرد اور عورت کو حاصل ہے۔ اسلام میں عورت کا تصور خاندان تشکیل دینے والی شخصیت کا ہے۔ بیوی اور ماں کی حیثیت سے وہ خاندان کو بناتی اور سنوارتی ہے۔مگر 24 فروری کو پنجاب اسمبلی میں 371 میں سے 175 ارکان کی غیر موجودگی میں منظور ہونے والے تحفظ خواتین بل میں بہت سی ایسی شقیں موجود ہیں جو دین فطرت یعنی اسلام کی واضح نصوص کے خلاف ہیں اور ہمارے خاندانی نظام کی اسلامی تربیت کی بنیادوں پر بھی براہ راست بہت برے اثرات مرتب کر رہی ہیں ۔ اس بل کی تحت پروٹیکشن کمیٹی ایک NGO کی شکل میں وجود میں آئے گی۔ جو سارے انتظامات کرے گی اور اس پر برائے نام حکومتی نگرانی ہو گی۔اس کمیٹی کے بارے میں تحفظ خواتین بل کے آرٹیکل ۲ کے سب سیکشن بی میں درج ہے۔

ترجمہ:''کمیٹی سے مراد اس قانون کے تحت قائم کی گئی تحفظ خواتین کمیٹی ہے۔''

تحفظ خواتین کمیٹی کے ارکان کے بارے میں بل سیکشن گیارہ کے سب سیکشن ۳ کے تحت درج ہے کہ:

ترجمہ:''حکومت ہر ضلع کی تحفظ خواتین کمیٹی میں مقامی ضلع میں رہنے والی سول سوسائٹی اور مخیر حضرات پر مشتمل 4 غیر سرکاری ارکان نامزد کرے گی۔

حکومت ہر ڈسٹرکٹ کی خواتین تحفظ کمیٹی میں سول سوسائٹی کی خواتین اور 4 مخیر حضرات (فنڈ دینے والی غیر ملکی NGO کے نمائندے) کو بھی شامل کریگی جو متاثرہ خواتین کی دیکھ بھال کریگی۔ سوال یہ ہے کہ کیا متاثرہ خواتین کا خاندان متاثرہ عورتوں کی رکھوالی کا زیادہ حقدار ہے یا مخیر غیر ملکی NGO کے نمائندوں پر مبنی کمیٹی کا شیلٹر ہوم ،جہاں محرم ،غیر محرم یا شرعی اصولوں کی پاسداری اور اسلام کی خاندانی تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہوگا۔اس بل میں مخیر حضرات اور سول سوسائٹی پر مشتمل کمیٹی کو خاندان کے افراد سے زیادہ بااختیار بنا کر شیلٹر ہوم کو با اثر اور گھر کو بے اثر کر دیا گیا ہے۔حکومت نے اس بل کو عملی شکل دینے کیلئے جتنے بھی امور طے کرنا ہوں گے، ان کے بارے میں سیکشن بارہ کے سب سیکشن ایم کے کلاز ۲ میں درج ہے کہ

ترجمہ:''اس طرح دیگر افعال کو سرانجام دینے کیلئے حکومت کی طرف سے اس (یعنی دار الامان اور دیگر متعلقہ معاملات) کو (NGO کے) سپرد کیا جا سکتا ہے۔ مندرجہ بالا افعال میں سے ہر ایک فعل کے یا قانون کے مقاصد پورے کرنے کے انتظامات ماتحتی (یعنی برائے نام حکومتی نگرانی) میں ہونگے۔''

یعنی اس نظام کو چلانے کیلئے حکومت اسے NGO,s کے سپرد کر دے گی اور اس بہانے سے عطیات وصول کیے جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ عطیات دینے والی NGO,s اپنا ایجنڈا پورا کروانے کیلئے تعاون فراہم کریں گی۔ Save the Childern اور کئی مغربی NGO,S پر تو وزارت داخلہ نے ملک اور سماج دشمن کاموں کی وجہ سے پابندی بھی لگا دی تھی جو غیر ملکی دباؤ کے بعد ہٹا دی گئی۔ایسی ہی NGO,S اس بل کے تحت نظام کو چلانے آئیں گی تو ان سے خیر کی توقع کیسے رکھی جا سکتی ہے۔سیکشن چودہ کلاز ڈی کے تحت عورت دو دن کیلئے شوہر ،باپ بھائی یا کسی کو بھی گھر سے نکال سکتی ہے۔یعنی شیلٹر ہوم مالکان حکومتی سرپرستی میں ان خونی رشتہ داروں کو تو ہلکی پھلکی تربیتی سرزنش کرنے پر بھی گھر سے نکال سکتے ہیں۔ظاہر ہے حکومت اس سے یہی توقع لگائی بیٹھی ہوگی کہ یہ خاندان مضبوط ہو رہا ہے اور اسلام کے عین مطابق گھر والوں کو گھر سے نکالا جا رہا ہے۔کتنے افسوس کی بات ہے! حالانکہ اللہ تعالیٰ نے گھر والوں کو گھر سے نکالنے سے سختی سے منع کرتے ہوئے اسے گناہ اور ظلم قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور نہ اپنے بھائی بندوں کو ان کے گھروں سے جلاوطن کرو گے۔'' (البقرہ:84)

اس کے ساتھ اگلی آیت میں فرمایا کہ

''اپنے ہی لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو ان کے گھروں سے جلاوطن کر دیتے ہو، پھر ازراہ ظلم و زیادتی ان کے خلاف چڑھ چڑھ کر آتے ہو۔'' (البقرہ 85)

24 فروری کو پنجاب اسمبلی میں 371 میں سے 175 ارکان کی غیر موجودگی میں منظور ہونے والے تحفظ خواتین بل میں بہت سی ایسی شقیں موجود ہیں جو دین فطرت یعنی اسلام کی واضح نصوص کے خلاف ہیں۔

باپ ،بھائی، شوہر جو گھر کے مالکان میں شامل ہیں، انہیں گھر سے نکال دینا خلاف اسلام نہیں تو اور کیا ہے۔حتی کہ خواتین بل کے مطابق متاثرہ خاتون کو بھی کسی محرم اور دیگر گھریلو خواتین کے بغیر اٹھا کر لے جانا اسلام کی تعلیمات کی سخت مخالفت کے سوا کچھ نہیں۔

اس سب خلاف اسلام اقدامات کے باوجود عام انسانی ناطے سے بھی گھر کے مالکوں میں شامل مردوں کو گھر سے نکالنے کے بعد پیچھے گھر کی عورتوں یا بچوں کو کون سنبھالے گا، کوئی ایمرجنسی ہو جائے تو کیا ہوگا۔اس ساری صورت حال کو نظر انداز کرنے کا ایک ہی مقصد سامنے آتا ہے کہ گھر کی خواتین کو اپنے مردوں سے جو معاشی یا خاندانی حقوق یا فوائد حاصل ہیں، ان سے انہیں محروم کر دیا جا ئے۔کمیٹی خاندان کے افراد کی بجائے NGO پر مشتمل ہو یہ محبت ومودت پر مشتمل خاندانی نظام کو کیسے مضبوط و مستحکم ے گی۔اسلامی تعلیمات کے مطابق زوجین اور خونی رشتہ سے بڑھ کر محبت ومودت کہیں اور نہیں پائی

جاتی۔ حدیث رسول ﷺ میں ہے:

''نکاح کرنے والے جوڑے کے درمیان جو محبت ہوتی ہے، اس جیسی محبت کسی اور جوڑے میں نہیں دیکھی گئی۔'' (السلسلۃ الصحیحۃ :642)

لہٰذا ان محبت ومودت والے مضبوط رشتوں کو ہلکی سی جنبش پر غیر خاندانی NGO کے سپرد کر کے نفرت ومنافرت میں بدلنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ جبکہ خاندان کو جوڑنے کیلئے اور بگڑے گھریلو ماحول کو باوقار انداز میں حل کرنے کیلئے تعلیمات الٰہیہ پہلے ہی موجود ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اگر تمہیں کہیں میاں بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا خطرہ ہو تو ایک منصف شخص کو مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف شخص کو عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو، اگر یہ دونوں صلح کرنا چاہیں گے تو اللہ ان دونوں میں موافقت کر دے گا، بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔ (النساء 35)

لہٰذا اس بل کو اسلامی تعلیمات کی سخت مخالفت کی وجہ سے کسی صورت اسلامی نہیں کہا جا سکتا۔ اسی بل میں گھریلو تشدد کی تعریف کرتے ہوئے سیکشن ۲ کے سب سیکشن ایچ میں کہا گیا ہے کہ:

ترجمہ: ''گھریلو تشدد سے مراد وہ تشدد ہے جو مدعا علیہ (یعنی گھر میں موجود تمام مرد وخواتین سوائے متاثرہ خاتون کے) کی طرف سے متاثرہ شخص (یعنی صرف متاثرہ خاتون) پر حالیہ گھر (یعنی جس گھر میں رہ رہی ہے) میں کیا گیا ہو، جبکہ مدعا علیہ اس کا قریبی رشتہ دار (ماموں، چاچا یا کوئی خونی یا محرم رشتہ دار)، خاوند یا مختار (باپ، ماں، باقی بہنیں یا بھائی وغیرہ) ہو۔

گھریلو تشدد میں تمام مرد وخواتین کو شامل کر کے یہ پیغام دیا گیا ہے کہ اگر کوئی لڑکی یا خاتون کسی بھی طرح کی کرتوت کر کے گھر آ جائے تو گھر میں اس سے کوئی اخلاقا یا تربیتاً بھی نہیں پوچھ سکتا، اگر پوچھے گا تو وہ تشدد ہو گا اور تشدد کی سزا گھر سے باہر نکالنے اور کڑا پہنا کر ذلیل کرنا بتلائی گئی ہے۔ ظاہر ہے اس سے معاشرے میں صرف غیر اخلاقی خرابیاں ہی پیدا ہونگی۔ خواتین کے بل کے آرٹیکل ۲ کے سب سیکشن آر میں تشدد کی تعریف یہ کی ہے کہ:

ترجمہ: ''تشدد کا مطلب ہے کہ کوئی بھی جرم (جو اس بل کے تحت ہو) جو صرف عورت کے خلاف کیا گیا ہو۔ جرائم میں یہ ہے کہ عورت کو کسی جرم پر اکسانا، گھریلو تشدد (جو خاوند، بھائی بیٹا، شوہر کی طرف سے ہو)، جذباتی یا نفسیاتی تشدد یا گالم گلوچ یا معاشی استیصال، تعاقب یا سائبر کرائم شامل ہیں۔''

اس بل میں متاثرہ کے علاوہ ماں، باپ، بھائی، شوہر اور گھریلو خواتین کو مجرم اور ظالم بنا کر پیش کیا گیا ہے اور نفسیاتی، جذباتی تشدد یا گالم گلوچ کے ذریعے ہر اس تربیتی سرزنش اور پوچھ گچھ کو شامل کر دیا ہے جو گھر والوں کی طرف سے بگڑی ہوئی گھر کی خاتون سے ہو۔ جبکہ اسلام میں ہلکی پھلکی تادیبی سزا (جسے اس بل میں شامل کیا گیا ہے) کو قابل مؤاخذہ تشدد شمار ہی نہیں کیا۔ لہٰذا اسے بھی قابل سزا تشدد میں شامل کرنا اسلام کی تعلیمات سے روگردانی کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے:

''جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا خطرہ ہو تو انہیں سمجھاؤ (سمجھاتے ہوئے آواز کی پستی یا اونچائی کو یا پوچھ گچھ کو تعاقب کے تحت موجودہ ایکٹ میں قابل گرفت بتایا ہے) اور بستر میں انہیں جدا کر دو (جذباتی یا نفسیاتی تشدد کے لفظ سے قابل گرفت قرار دیا ہے) اور مارو (تادیبی مار کو بھی قابل گرفت بنا دیا)، پھر اگر تمہارا کہا مان جائیں تو ان پر الزام لگانے کے لیے بہانے مت تلاش کرو، بے شک اللہ سب سے اوپر بڑا ہے۔'' (الطلاق 34)

کیا یہ اقدامات اسلامی احکامات کی مخالفت اور حکومتی سرپرستی میں گھروں کو تشدد کے نام پر منظم حکومتی طریقے (ہتھکنڈے) سے تباہ کرنے کا ذریعہ نہیں ہونگے۔

اس بل کے سیکشن سات میں مردوں کا جو سزا کا طریقہ تجویز کیا گیا ہے اس نے تو حد ہی کر دی ہے۔

سیکشن سات کی شق اے کے تحت متاثرہ شخص اور مدعا علیہ (مرد بھائی، بیٹا، باپ اور شوہر یا کوئی بھی قریبی رشتہ دار) کو ملنے نہیں دیا جائے گا۔ شق بی کے تحت متاثرہ عورت کے پاس جانے کی بھی پابندی ہو گی۔ شق سی کے تحت مرد کو شہر بدر یا علاقہ بدر بھی کیا جا سکتا ہے اور یہ فیصلہ کورٹ (پولیس کے جھوٹے سچے کیس کے مطابق) کریگی۔ شق ڈی کے مطابق، مدعا علیہ (مرد) کو چوبیس گھنٹے کیلئے کڑا پہنایا جائے گا، شق ای کے تحت گھر سے نکال دیا جائے گا، شق ایف کے مطابق اس سے ہر قسم کے ہتھیار واپس لے لیے جائیں گے۔ شق جی کے مطابق کسی ذریعے سے بھی عورت سے رابطہ قابل سزا جرم ہو گا۔ شق ایچ کے مطابق جس گھر میں عورت ہو گی اس گھر میں بھی مرد کو نہیں آنے دیا جائے گا اور جہاں متاثرہ عورت زیادہ آتی جاتی ہو یعنی میکے وغیرہ، یا جہاں عورت ملازمت کرتی ہو، وہاں بھی نہیں جا سکے گا۔ شق آئی کے تحت کسی رشتہ دار یا کسی کو بھی (ماں، باپ تک کو بھی) درمیان میں رابطہ کا ذریعہ نہیں بننے دیا جائے گا۔ شق جے کے مطابق بچے عورت کی تحویل میں رہیں گے۔

ناچاقی اور جھگڑے کی صورت میں مرد کو عورت سے بات کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہو گا۔ جبکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق کہ پہلے اسٹیج پر باہمی بات چیت سے مسئلے کا حل نکالا جا سکتا ہے اور اگر معاملات حل نہ ہو سکیں تو پھر بستر جدا کر دیئے جائیں۔ اس بل کے تحت مرد کیلئے سسرال سے رابطہ کر کے انہیں متاثرہ خاتون کے قابل سزا جرائم (اگر اس متاثرہ عورت سے سرزد ہوا ہو) سے آگاہ بھی نہیں کر سکے گا۔ حالانکہ اسلام میں ساس کو ماں کا درجہ دیا گیا ہے۔ لہٰذا کسی شخص کو اپنی صفائی کیلئے گھر میں ہی موقع فراہم نہ کرنا عقل ودانش اور خاندانی نظام کی بربادی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

اس سیکشن میں تو ممکن حد تک کوشش کی گئی ہے کہ ایک بار جس گھر میں ہلکی سی چپقلش کا شعلہ بھڑکے، تو اسے حکومتی سرپرستی میں جہنم کی آگ کی طرح دہکا کر پورے گھر کو اس میں جلا دیا جائے۔ جبکہ اسلام میں شوہر کو تو طلاق رجعی کے فورا بعد بھی میل جول اور رجوع کے ذریعے صلح کا پورا موقع دیا گیا ہے اور میل جول کے دیگر خاندانی ذرائع بھی پیدا کئے گئے ہیں۔ ان ہدایات سے معاملات نمٹتے ہوئے ہمیں نظر بھی آتے ہیں مگر اس بل کے تحت مرد بالخصوص ایک شوہر کیلئے صلح کے ہر دروازے کو بند کر کے یہ ثابت کیا گیا کہ مرد (شوہر، بھائی، خاوند وغیرہ) ظالم، وحشی اور پاگل پن کے دورے پڑنے والی ایک عجیب شے ہے جس سے ہر صورت بچنا چاہیے۔ جبکہ اپنے ایجنڈا کے تحت فنڈ مہیا کرنے والی NGO کے غیر محرم افراد جو خاندان کے علاوہ ہونگے، پر مشتمل تحفظ خواتین کمیٹی کو عورت کے تحفظ کی ذمہ داری سونپی جا رہی ہے۔ حکومتی بل کی نظر میں غیر اسلامی تصور پر مبنی NGO,S تو خیر خواہ اور عورت کی رکھوالی کی حقدار ہے جبکہ ساری زندگی جس خاندان یا گھر کے ساتھ تعلق رہا اور جس نے بھائی، باپ، بیٹے یا شوہر بن کر ہر طرح کا خیال کیا، اسے NGO کی طرف سے عدالتی اور پولیس کے

نظام کی مدد سے سب سے بڑا ظالم اور جابر بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ اور اگر عدالت مرد کو بری بھی کر دے گی تو جو اس وقت تک اس مرد کی اور باقی گھر والی خواتین کی اہانت ہو چکی ہو گی اس کا ازالہ کون کرے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ NGO جو حکومت کو پیسے دیکر اپنے خاص ایجنڈا کے تحت شیلٹر ہوم قائم کرے گی اور متاثرہ عورت کی اصلی وارث اور نگران بن کر حقیقی وارثان کے خلاف محاذ قائم کرنے کی مجاز ہو گی تو اسے اسلام کے تربیت کے اخلاقی نظام پر قانونی وار کے علاوہ کیا کہا جا سکتا ہے۔

دوسرے پہلو پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت کے تمام اخراجات پورے کرنے کی ذمہ داری اس کے نگران یعنی باپ، بھائی، بیٹے یا شوہر کی مقرر کی ہے۔ اس سیکشن کے ذریعے خاندان میں انتہائی دوری پیدا کی گئی ہے اور بادی النظر میں مرد کو نان ونفقہ کی شرعی ذمہ داری سے بری کرنے کی طرف قانونی قدم اٹھایا گیا ہے۔ عورت کے اس اسلامی وشرعی حق اور فوائد کو کورٹ وکچہری اور بگڑے ہوئے پولیس کے نظام کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ سارا بوجھ اور ذلالت، تحفظ اور آزادی کے پرفریب لبادے میں لپیٹ کر عورتوں کو تھمانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جبکہ بل کی اکثر شقیں اپنے عمل میں اسی طرح شرعی نصوص کے صریحاً خلاف ہیں۔ لہٰذا ان سب حقائق کے باوجود اس بل کو اسلام کے عین مطابق کہنا ڈھٹائی، جھوٹ اور جہالت کے سوا کچھ نہیں۔

اسلام میں تو طلاق کے بعد بھی عورت کو مرد سے اتنا دور نہیں کیا گیا جتنا اس بل میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بلکہ وہاں تو کئی معاملات میں مشاورت کی اجازت دی گئی ہے تاکہ باہمی معاملات احترام سے سدھریں اور بگڑنے کی بجائے گھریلو مشاورت سے حل ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں ان (طلاق والی) عورتوں کو رکھو اور انہیں تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ پہنچاؤ اور اگر وہ حمل سے ہوں تو جب تک بچہ پیدا ہو لے انہیں خرچ دیتے رہا کرو پھر اگر تمہارے کہنے سے وہی دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو اور باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم آپس میں کشمکش کرو تو اس کے کہنے سے کوئی اور دودھ پلائے گی۔ کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے، کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تنگی کے بعد آسانی وفراغت بھی کر دے گا۔'' (الطلاق 6 یا 7)

اسلام میں تو والدین کے عزت واحترام اور حق کا اس قدر خیال رکھا گیا ہے کہ والدین اگر تادیبا اولاد کو جان سے مار بھی دیں تو اسلامی تعلیمات کے مطابق انہیں اللہ کے ہاں مجرم گردانا جائے گا اور دنیا میں انہیں قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا۔ (البتہ دیت ہوگی) حدیث نبوی ﷺ میں ہے:

''والد کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا۔'' (ترمذی 1401، ابن ماجہ 2662)

جبکہ یہاں تو والدین کو بھی اسی خانے میں رکھا گیا ہے جو اسلامی منشاء کے سراسر خلاف ہے۔ اس بل کے تحت اگر NGO,S کی نظر میں متاثرہ خاتون کے والدین بھی شوہر کی طرف سے صلح کا پیغام لیکر آئیں، انہیں بھی دور ہی رکھا جائے گا اور اس کا فیصلہ کمیٹی کرے گی کہ انہیں ملنے دیا جائے یا نہیں۔ حقیقی وارثان سے بذریعہ قانون دوری اسلام کے دیئے گئے حق وارثیت اور حق نگرانی اور حق ولایت کے خلاف ایک قانونی وحکومتی عمل ہے جو کہ اسلام کی تعلیمات کی صریح مخالفت کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس بل کے سیکشن سات کے سب سیکشن ڈی کے تحت درج ہے کہ:

ترجمہ: ''مدعا علیہ کو 24 گھنٹے کیلئے جی پی ایس ٹریکر والا کلائی یا ٹخنے کا کڑا پہنایا جائے۔''

مرد ایک نگران کی حیثیت رکھتا ہے

[كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ]

والی حدیث کے تحت ایک مرد سربراہ اپنے ماتحت مردوں اور عورتوں کا ذمہ دار ہے۔ اصلی اور جعلی ووٹوں سے منتخب ایک ملکی وزیر اعظم (جو ملک کا نگران ہوتا ہے) کو نگرانی سے ہٹا کر بیڑیاں ڈالیں جائیں اور پھر سلاخوں کے پیچھے ڈالا جائے تو آئین پاکستان چیخ اٹھتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 6 کے تحت یہ ملکی آئین سے غداری ہے۔ ایک گھر کی خاندانی سلطنت کے نگران کو سلطنت سے باہر اس حالت میں نکالا جائے کہ کلائی یا ٹخنے میں کڑا لگا ہو تو یہ اسلام کے معاشرتی نظام کے تحت غداری کیوں نہیں ہو سکتا۔ مغربی معاشروں میں یہ کلائی یا ٹخنے کا کڑا عموماً پیرول پر رہائی پانے والے شخص کی نگرانی کیلئے پہنایا جاتا ہے یہاں گھریلو مردوں پر نظر رکھنے کے لیے کتنی مضحکہ خیز حرکت ہے۔ اس بل کے سیکشن آٹھ کے سب سیکشن ڈی میں ہے:

ترجمہ: ''ریلیف، حفاظت اور بحالی کیلئے متاثرہ شخص (بیٹی، بیوی، ماں، بہن، بالغ یا نابالغ لڑکی) کو گھر سے شیلٹر ہوم میں منتقل کیا جائے گا۔''

شیلٹر ہوم کے تصور کی بجائے گھر کے نظام کو مزید مؤثر کرنا چاہیے تھا، تاکہ معاملہ گھر سے نکلے ہی کیوں۔ میاں بیوی کے درمیان گھریلو معاملات کی درستگی کیلئے سرکار کو زیادہ سے زیادہ سرکاری سطح پر ایک بندہ شوہر کے گھر والوں سے اور ایک لڑکی کے گھر والوں کی طرف سے مقرر کرنا چاہیے اور انہیں بیٹھ کر صلح صفائی سے معاملے کو کسی نہج تک پہنچانا چاہیے۔ اگر بیوی کے علاوہ معاملہ بہن، بیٹی یا ماں کا ہے تو باقی رشتہ داروں کو اس معاملے میں شامل کروا کر حل کروانا چاہیے تاکہ گھر کا معاملہ گھر میں ہی حل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''اور اگر تمہیں کہیں میاں بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا خطرہ ہو تو ایک منصف شخص کو مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف شخص کو عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو، اگر یہ دونوں صلح کرنا چاہیں گے تو اللہ ان دونوں میں موافقت کر دے گا۔'' (النساء 35)

شیلٹر ہوم میں محرم اور غیر محرم کا تصور ہی نہیں ہوگا اور شرعی ولی اور وارثوں کو بالکل ہی دور کر دیا جائے گا۔ دراصل بادی النظر میں ولی کے اسلامی اختیارات کو بالکل ختم کرنے کی جانب قدم بڑھایا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں تو مرد کے فوت ہو جانے یا طلاق کی صورت میں بھی عورت کو گھر سے کسی اور جگہ نکالنے پر پابندی ہے۔ جبکہ یہاں جھوٹی کال پر بھی گھریلو نگرانوں سے پوچھے بغیر اغوا کیا جا رہا ہے۔ جب کسی معاملے کے حل کیلئے عبارۃ النص قرآن یا حدیث رسول ﷺ میں موجود ہو تو اسے چھوڑ کر اپنی خواہش کے مطابق اسی معاملے کے حل کیلئے کوئی نئی صورت سامنے لے آنا اسلام کی مخالفت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اسلام اور گھریلو خواتین مخالف بل کو اسلامی تعلیمات کے مطابق کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ اسی بل کے سیکشن نو کے سب سیکشن ای کے تحت درج ہے:

ترجمہ: ''متاثرہ شخص اور اس پر انحصار کرنے والے

بچوں کی مناسب بحالی، اس کے علاوہ عائلی قوانین کے تحت بحالی کا ایک حکم جاری کیا جائے۔''

خاتون کو اگر کوئی مالی نقصان ہو جائے تو اس کا شوہر اس کی اور اس کی زیر کفالت (ربائب یعنی بیوی کے پہلے خاوندوں کی اولاد) بچوں کا قانونی طور پر ذمہ دار قرار دیا گیا ہے، جبکہ شریعت اسے صرف اپنے شرعی بچوں کا قانونی ذمہ دار ٹھہراتی ہے جو سراسر غیر اسلامی اور زور زبردستی کے ساتھ ظلم ہے۔ البتہ مرد اخلاقاً ان بچوں کی کفالت کرے تو مرد اس کے اجر وثواب میں اضافے کا باعث ہوگا اور اگر شروط نکاح میں بچوں کی ذمہ داری طے ہو جائے تب بھی مرد ان بچوں کی نگرانی کا پابند ہوگا جب کہ اس بل میں اس طرح کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی جو اسے غیر اسلامی بنا رہی ہے۔ اسی بل میں داخلہ کا اختیار سیکشن پندرہ کے سب سیکشن ایک میں درج ہے کہ:

ترجمہ: ''ضلعی تحفظ خواتین آفیسر یا تحفظ خواتین آفیسر کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ یا گھر میں داخل ہو سکتے ہیں۔ مگر آفیسر یا سرکاری نمائندے متاثرہ شخص کو اس کی اجازت سے ہی ریسکیو کریں گے۔''

یہ سیکشن چادر، چار دیواری اور پرائیویسی کے تحفظ کو پامال کرتا ہے جبکہ اسلامی تعلیمات میں تو گھر کے افراد کو بھی گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور کسی کے گھروں میں نہ جایا کرو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کرلو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' (النور 27)

اور ایک حدیث رسول ﷺ میں ہے کہ:

''اجازت تین بار ہے، اگر اجازت دی جائے تو (ٹھیک) وگرنہ لوٹ جاؤ۔'' (مسلم)

سب سیکشن ۲ یا ۳ میں اگرچہ برائے نام سربراہ گھر کو نوٹس دینے کا کہا گیا ہے مگر اجازت نہ ملنے پر کھڑکیاں دروازے توڑنے کی دھمکی اور بھاری جرمانے کے ڈراوے دیکر اس نوٹس کی بے اہمیتی کو بھی واضح کر دیا گیا ہے۔ یعنی جب کسی کا دل کریگا وہ بلا وارنٹ گھر میں داخل ہو سکے گا۔ جو چادر، چار دیواری، شرف انسانی اور گھر کی خلوت کی حرمت کی پامالی کا باعث ہوگی۔ یہ بات آئین پاکستان کے آرٹیکل 14 کے بھی خلاف ہے۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل چودہ کے سیکشن ایک میں درج ہے:

ترجمہ: ''شرف انسانی اور قانون کے تابع، گھر کی خلوت قابل حرمت ہوگی۔''

آئین پاکستان کی دفعات آٹھ تا اٹھائیس عورتوں کے تمام حقوق کا احاطہ کر رہی ہیں جن پر عملدرآمد سے معاشرے میں خواتین کو بہترین مقام دلایا جاسکتا ہے مگر ان پر عمل کرنے کی بجائے نیا مغربی طرز کا قانون بنانے کی ضرورت سوائے اغیار کی خوشی کے اور کیا سمجھی جاسکتی ہے۔ اسلام نے ماں، بہن اور بیٹی کو مقدس رشتوں کی صورت میں محبت ومروت کا مرکز بنایا ہے، شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کے غمگسار قرار دے کر ان سے ایک خاندان کی بنیاد رکھی ہے۔ مگر لگتا یوں ہے کہ اب ہم اس نہج تک پہنچ چکے ہیں کہ کہ جب ایک قوم وحشت سے نکل کر تہذیب وتمدن کی طرف بڑھتی ہے تو اس کی عورتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں مگر تمدنی ترقی کی ایک خاص منزل پر پہنچ کر اسے محسوس ہونے لگتا ہے کہ پورے نصف حصے کو پستی میں رکھ رہے ہیں اس لئے وہ آگے نہیں بڑھ سکتے، چنانچہ اپنی دانست کے مطابق نصف ثانی کو بھی نصف اول کے ساتھ چلنے کے قابل بناتے ہیں۔ پھر تلافی پر اکتفا نہیں کرتے، بلکہ خاندانی نظام کو مکمل طور پر منہدم کر بیٹھتے ہیں۔ پھر اختلاط اور فواحش کا سیلاب امڈ آتا ہے ذہنی، جسمانی اور مادی قوتوں کا تنزل شروع ہو جاتا ہے۔ پھر نتیجہ ہلاکت اور بربادی پر منتج ہوتا ہے۔

بل عورت کیلئے مفید ہوگا یا نقصان دہ، ذرا سوچئے!

تحفظ خواتین بل منظور ہونے کے چند دن بعد اس بل سے جتنا تحفظ ہو رہا ہے اس کے نتائج سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں۔ جیل جانے اور پولیس والوں کے ہاتھوں ذلیل ہونے کے بعد کسی مرد کا دل نہیں چاہ رہا کہ وہ دوبارہ گھر آکر اس بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے یا پہلے کی طرح مطیع و فرمان بردار بن کر رہے۔ اس کا غیض وغضب تو اور بھی بڑھ رہا ہے۔ کئی ایک واقعات سامنے آبھی چکے ہیں۔ لہٰذا حکومت کو غور کرنا چاہیے کہ جس تشدد سے بچانے کے لئے اور عورت کے تحفظ وناموس کے لئے اس بل کو منظور کیا گیا ہے، کہیں اس نے عورت کو غیر محفوظ تو نہیں کر دیا۔ ذرا غور کیجئے!

اس بل کے تحت والدین یا بھائیوں کو ہرگز یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن سے تربیتی نکتہ نگاہ سے بھی کچھ پوچھ سکیں یا کہہ سکیں یا ماں ہی سرزنش کر دے اور بہنیں ہی سمجھا دیں۔ اگر گھر کا کوئی مرد ایسا کریگا یا خاتون ایسا کرے گی وہ domestic violence ہوگا۔

اسی طرح جب کوئی غیر شادی شدہ شخص دیکھے گا کہ شادی شدہ مردوں کو اس امتیازی قانون کی بنا پر ذلیل ورسوا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تو کیا اس کی کوشش یہ نہ ہوگی کہ بغیر شادی کے ہی کام چلالیا جائے؟ جس کا لازمی نتیجہ زنا اور فواحش کو مزید بڑھانے کی صورت میں نکلے گا اور شادی کے رجحان میں کمی ہوگی اور گرل فرینڈ کے ساتھ بغیر نکاح کے رہنے میں اس بل کی صورت میں قانونی تحفظ ہوگا۔ کیونکہ کوئی باپ یا ماں یا کوئی رشتہ دار کسی سے پوچھ گچھ یا باز پرس نہیں کر سکے گا۔

جس مرد کو ذلیل کیا جائے گا وہ طلاق دیکر دوبارہ شادی کی طرف کم ہی جائے گا، ایک طرف مطلقہ عورتوں کی تعداد بڑھے گی اور دوسری طرف زنا کی وبا عام ہونا شروع ہو جائے گی۔ آخر حکومت کیوں معاشرے اور خاندان کو ہر صورت زنا وفواحش کی وبا عام کر کے تباہ وبرباد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

والد یا بھائی کو گھر سے نکالا جائے گا تو کیا جب وہ واپس گھر آئے گا تو بیٹی یا بہن کبھی اپنی خاندانی حیا کی بدولت ان کے ساتھ آنکھ ملا پائے گی۔ یا باپ اور بھائی بیٹی اور بہن کو اپنی ذلالت کی وجہ سے پہلے کی طرح اس کی ضروریات اور حفاظت کا خیال رکھنے پر اپنے آپ کو تیار کر پائیں گے۔

ہمارے معاشرے میں بیٹوں کو نافرمانی پر گھر سے بے دخل کر دیا جاتا ہے اور اب کیا حکومت یہ چاہتی ہے کہ لڑکیوں کو بھی اس طرح گھر سے نکال دیا جائے اور وہ باہر پھرتے NGO کے غیر محرم نگرانوں کی رکھوالی میں جا کر معاشرے میں مزید بگاڑ کا سبب بن سکیں۔

ایک بہت زیادہ نقصان دہ اور تباہ کن صورت حال جو سامنے آرہی ہے وہ یہ ہے کہ گھر میں موجود ماں، بہنیں اور دیگر بڑی گھریلو خواتین بھی اس قانون کے تحت اپنی دیگر بہنوں یا بیٹیوں یا بہوؤں سے تربیتی نکتہ نگاہ سے باز پرس نہیں کر سکتیں۔ اگر کسی گھریلو خاتون نے بھی کسی کو باہر آنے جانے یا کسی بھی غیر اخلاقی معاملے کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو وہ بھی domestic violence میں شامل ہو گا۔ فوراً NGO ایک کال پر حکومتی مشینری کی سرپرستی میں گھر توڑنے کیلئے بھاگم بھاگ آئے گی جو معاشرے کو بگاڑ، زنا، کثرت فواحش، معاشرتی انارکی اور خاندانی تباہی کے علاوہ کچھ نہیں دے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو سمجھ عطا فرمائے!

دینی مدارس
کردار و اہمیت

تحریر
جناب حافظ عبدالغفار ریحان

کفار اور ملحدین کی پیروی کرتے ہوئے بعض حلقوں کی طرف سے دینی مدارس کے خلاف وقتاً فوقتاً ہرزہ سرائی اور خبث باطن کا اظہار کیا جاتا ہے جو سب اسلام اور اسلامی اداروں کے خلاف اسلام دشمنوں کے منفی پروپیگنڈہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس کا محرک صرف اسلام دشمنی ہوتا ہے' کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستانی قوم اسلام کے بارے میں جذباتی قسم کا تعلق رکھتی ہے اور دینی مدارس اور اسلامی ادارے مسلمانوں میں دینی شعور بیدار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا جب دینی مدارس نہ ہوں گے تو دینی شعور بھی ختم ہو جائے گا اور یہی اسلام دشمنوں کا ہدف ہے کہ مسلمانوں کو بے دین کر دیا جائے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعْدِ إِيمٰنِكُمْ كُفَّارًا﴾ (البقرہ: ۱۰۹)

''بہت سارے اہل کتاب چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ایمان کے بعد پھر کافر بنا دیں۔''

اسلام میں علم کی اہمیت:

اسلام علم کا دین ہے۔ اسلام میں علم کی صرف اہمیت ہی نہیں بتائی گئی بلکہ ہر مسلمان پر علم کا حصول فرض کیا گیا ہے۔ پہلی وحی جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی وہ علم کے حصول کی تھی۔

﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ (العلق)

''اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا۔''

علم کا حصول عمل پر مقدم رکھا گیا۔ ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد: ۱۹) ''جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔'' مزید فرمایا: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الزمر: ۹) ارشاد نبوی ہے: [طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ] ''علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔'' (ابن ماجہ' مقدمہ' باب فضل العلماء) ہر وہ علم جو قرآن وحدیث کے تابع ہو' اسلام اور مسلمانوں کے لیے مفید ہو۔ مسلمانوں کے لیے حسب استطاعت وضرورت اس کا سیکھنا ضروری ہے۔

اسلامی درسگاہیں اور ان کا کردار:

قرونِ اولیٰ میں مسجد ہی درسگاہ ہوا کرتی تھی۔ پھر حسب ضرورت مسجد کے ساتھ ملحقہ مکتب یا مدرسہ کے نام سے درسگاہوں کا سلسلہ دراز ہوتے ہوئے موجودہ مدارس اور جامعات کی شکل میں علم اور اہل علم کا مرکز بن گئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انہی مکاتیب ومدارس سے فارغ ہونے والے دنیا کی رہنمائی اور کائنات کو تسخیر کر رہے ہیں۔ مسجد یا مدرسہ وہی' استاد بھی وہی ہیں' مگر کوئی محدث بن کر نکل رہا ہے' کوئی انجینئر بن کر نکل رہا ہے' کوئی فقیہ بن رہا ہے کوئی سائنسدان اور کوئی ڈاکٹر بن رہا ہے اور بنیادی طور پر ہر ایک قرآن وحدیث کا عالم ہے۔

منبع سب کا قرآن وسنت ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اسلام انسانیت کا عالمگیر مذہب ہے جو تمام شعبہ حیات میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ حجاز بغداد اور اندلس کی جامعات نے انسانیت کی تمام شعبہ حیات میں جو خدمت کی ہے اس کا انکار ممکن نہیں' یورپ کو علم کی روشنی انہی جامعات سے ملی۔ یورپ کو اسلام اور مسلمانوں کا شکر گزار ہونا چاہیے تھا کہ اسے زندگی کے طور طریقے مسلمان اساتذہ نے سکھائے۔ الٹا وہ اسلام دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔

دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ:

عموماً دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ کے ضمن میں دینی مدارس اور دینی تعلیم کی اہمیت کم کرنے اور دینی مدارس میں پڑھنے پڑھانے والوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ کبھی انہیں قدامت پسند' شدت پسند' رجعت پسند اور بنیاد پرست کہا جاتا ہے۔ کبھی انہیں عقل وشعور سے عاری قرار دیا جاتا ہے' کبھی انہیں معاشرے پر بوجھ قرار دیا جاتا ہے' کبھی کہا جاتا ہے کہ ان کا مستقبل کوئی نہیں اور کبھی کہا جاتا ہے کہ دینی مدارس سے فارغ کوئی کام نہیں کر سکتے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ دینی مدارس میں دہشت گردی کی تعلیم دی جاتی ہے یہ اور اس طرح کا اور زہر بھی اُگلا جاتا ہے' حالانکہ اگر بنظر غائر دیکھا جائے اور دینی مدارس اور دنیاوی تعلیم کے مراکز کا تقابل کیا جائے تو حیران کن متضاد نتائج سامنے آتے ہیں' جس طرح اسلامی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے' صورت حال اس کے برعکس نظر آتی ہے۔

رہی بات یہ کہ وہ رجعت پسند' قدامت پسند' بنیاد پرست اور شدت پسند ہوتے ہیں تو اگر کسی کو زندگی گذارنے کے لیے اسلام جیسی بنیاد میسر آ جائے تو اس سے بڑی نعمت کیا ہو سکتی ہے۔ ہر شخص اپنے مستقبل کے لیے مضبوط بنیاد ہی تلاش کرتا ہے اور ان لوگوں کو قرآن وحدیث جیسی بنیاد مل گئی ہے تو ان سے بڑھ کر کون خوش نصیب ہو سکتا ہے۔ قرآن وحدیث پر عمل کرنے والے کو اس طرح کے طعنے وہی دے سکتا ہے جس کے پاس خود کوئی مضبوط بنیاد نہ ہو۔

عقل وشعور بھی دینی تعلیم ہی سکھاتی ہے' قرآن وحدیث کی ٹھوس بنیاد یعنی ان کی نصوص کو سامنے رکھ کر پیش آمدہ مسائل کا حل دینی تعلیم ہی سکھاتی ہے۔ اس لیے اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے' وہ شعور کیا جو دینی تعلیم کے بغیر ہو۔ وہ عقل کیسی جو دین سے بیگانہ ہو.....؟!

رہی یہ بات کہ دینی تعلیم کا مستقبل کوئی نہیں ہوتا' یہ بھی کوتاہ نظری ہے وگرنہ مستقبل ہوتا ہی دینی تعلیم کا ہے۔ دینی تعلیم حاصل ہی مستقبل کے لیے کی جاتی ہے اور مستقبل اسی سے سنورتا ہے' خواہ وہ دنیوی ہو یا اخروی۔ دینی تعلیم کے حصول کا مقصد دنیاوی لالچ یا وقتی مفاد نہیں ہوتا نہ ہونا چاہیے۔ لیکن اس اعتراض کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دینی تعلیم پڑھے ہوئے کو ملازمت نہیں ملتی' تو اس میں حقیقت یہ ہے کہ کفار نے سازش ہی ایسی کی ہے کہ ملازمت اس کو دی جائے جو دنیاوی تعلیم پڑھا ہوا ہو اور دینی تعلیم پڑھے ہوئے کو ملازمت نہ مل سکے۔ نتیجتاً لوگ دنیاوی تعلیم کی طرف راغب ہوں اور دینی تعلیم ختم ہو جائے۔ لیکن اس تفریق کے باوجود لوگ دینی تعلیم کی طرف بہت زیادہ رغبت رکھتے ہیں' کچھ عرصہ قبل جہاں دینی مدارس میں بیسیوں طلبہ پڑھتے تھے' اب سینکڑوں زیر تعلیم ہیں اور بیسیوں ہر سال مدارس سے فراغت پاتے ہیں۔ فراغت کے بعد کوئی درس وتدریس میں مشغول ہو جاتا ہے تو کوئی تحریر وتقریر میں' استاد تلاش کرنے جاؤ تو

استاد نہیں ملتا۔ خطیب کی ضرورت ہو تو خطیب میسر نہیں آتا۔ الغرض دینی مدارس کے فارغ طلبہ کی انتہائی طلب رہتی ہے۔ دوسری طرف دنیاوی تعلیم حاصل ہی ملازمت کے لیے کی جاتی ہے' اب تو وہ بھی پیسے یا سفارش سے ملتی ہے' وگرنہ خودکشی تو ہے۔ آپ دینی مدارس سے فارغ کسی کو خودکشی کرتے ہوئے نہیں پائیں گے کہ اسے ملازمت نہیں ملی تو اس نے خودکشی کر لی۔ یہ جتنے خودکشی کے واقعات ہیں ان لوگوں کے ہیں جنہوں نے ملازمت کے لیے تعلیم حاصل کی مگر جب ملازمت نہ ملی تو بے روزگاری کے ہاتھوں خودکشی کر بیٹھے۔ بے شمار ہاتھوں میں اسناد لیے پھرتے ہیں اور در بدر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔

اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ دینی مدارس کے فارغ بے کار ہوتے ہیں کچھ کام نہیں کر سکتے' یہ بھی سراسر مغالطہ ہے' وگرنہ کئی بی اے پاس ریڑھی لگائے روزی تلاش کرتے دیکھے جا سکتے ہیں۔ ایم اے پاس دو وقت کی روٹی کے عوض دفتروں میں صفائی اور چائے پکانے کا کام کرتے ہیں۔ بعض پڑھ کر اپنے باپ کے ساتھ دکان میں کام کرتے ہیں تو اگر دنیاوی تعلیم پڑھا ہوا ایم اے پاس باپ کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹا سکتا ہے تو دینی تعلیم پڑھا ہوا کیا باپ کے ساتھ کاروبار میں ہاتھ نہیں بٹا سکتا۔ بلکہ دینی تعلیم پڑھا ہوا دنیاوی تعلیم پڑھے ہوئے کی نسبت بہتر طور پر دینی شعور کے ساتھ کام کر سکتا ہے۔ حلال اور حرام کا شعور تو دینی تعلیم ہی سکھاتی ہے۔ اگر کام نہ کر سکنے سے مراد ان کی یہ ہے کہ ان میں چالاکی' ہوشیاری' لڑائی جھگڑا' دھوکہ دہی اور فراڈ والی صفات نہیں ہوتیں تو شاید اعتراض کرنے والوں کی بات درست ہو۔

دینی مدارس معاشرے پر بوجھ نہیں ہیں' یہ بات اللہ پر ایمان میں کمی کا عکس تو ہو سکتی ہے' حقیقت میں یہ بات درست نہیں ہے۔ ایک دینی مدرسہ کے طالب علم اور ایک دنیاوی سکول میں پڑھنے والے طالب علم دونوں کے ایک ہی عرصہ تک پڑھائی کے خرچ کا حساب لگائیں۔ یقیناً دنیاوی تعلیم کا خرچ کئی گنا زیادہ ہوگا۔ نتیجہ کے اعتبار سے بھی دنیاوی سکول سے فارغ ہونے والے نوے فی صد بے کار نظر آتے ہیں اور صرف دس فیصد ہی کہیں کھپ یا سما پاتے ہیں اور پھر دینی تعلیم پانے والے کے تلفظ میں آپ غلطی کم پائیں گے جب کہ دنیاوی تعلیم پانے والے کا اردو تلفظ عموماً غلط ہی ہوتا ہے۔

ذیل میں دینی ادارے اور دنیاوی سکول کے طلبہ کے حالات وکوائف کے حوالے سے ایک تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے جو یقیناً قابل مسرت ہے:

① دینی مدارس میں پڑھنے والے عموماً دینی شعور سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور یہی لوگ معاشرے کی اصلاح کا فریضہ انجام دیتے ہیں' کیونکہ دین کے بغیر معاشرے کی اصلاح ممکن نہیں۔ جبکہ دنیاوی اداروں سے فارغ عموماً دینی شعور سے ناواقف ہوتے ہیں۔

② دینی مدارس کے طلبہ کا اپنے اساتذہ کے ساتھ کبھی شاید ہی لڑائی جھگڑا ہوا ہو۔ جبکہ دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کے اپنے اساتذہ کے ساتھ لڑائی جھگڑوں کے واقعات عموماً ہوتے ہیں۔ حتی کہ بعض ذمہ داروں کی مار پیٹ تک کے واقعات ہوتے رہتے ہیں اور کئی کئی روز تک دنیاوی تعلیمی ادارے احتجاجاً بند کرنے پڑتے ہیں۔

③ دینی مدارس سے شاید کبھی اسلحہ پکڑا گیا ہو' جبکہ دنیاوی تعلیمی اداروں سے اکثر اسلحہ برآمد ہوتا رہتا ہے۔

④ اسلامی اداروں کے طلبہ کے درمیان شاذ ونادر ہی لڑائی جھگڑے کے واقعات ہوتے ہیں جبکہ دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کی تنظیموں کے درمیان قتل وغارت کے واقعات عموماً ہوتے رہتے ہیں۔

⑤ دینی مدارس کے طلبہ گاڑیوں اور بسوں کی توڑ پھوڑ یا ان کے ڈرائیور اور کنڈیکٹر حضرات کے ساتھ جھگڑے میں ملوث نہیں پائے گئے۔ جبکہ دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کی بسوں اور گاڑیوں کی توڑ پھوڑ اور ڈرائیور کنڈکٹر کے ساتھ لڑائی کے واقعات کی خبریں روزانہ اخبار میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

⑥ دینی طلبہ رشوت' ناجائز سفارش' دھوکہ دہی' منشیات کی لعنت' قانون کی خلاف ورزی' لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ' آوارہ گردی' صوبائی' لسانی بنیادوں پر دنگا فساد اور دیگر معاشرتی برائیوں میں شاید ہی کبھی ملوث پائے گئے ہوں۔ جبکہ دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ اکثر مذکورہ بالا معاشرتی برائیوں میں ملوث پائے گئے ہیں۔ اس سب کے باوجود اگر کوئی شخص دینی مدارس میں پڑھنے والوں کو دہشت گردی کا طعنہ دے تو اس کی عقل کا ماتم ہی کیا جا سکتا ہے۔ یا پھر اس کی عیاری اور چالاکی کی داد دی جا سکتی ہے۔ دہشت گردی کے جتنے واقعات ہوئے ہیں' ان میں کبھی دینی مدرسہ کا کوئی طالب علم ملوث نہیں پایا گیا۔

⑦ دینی مدارس سے فراغت پانے والے عموماً صاحب روزگار ہوتے ہیں' خواہ کسی سطح پر ہوں اور وہ خودکشی بھی نہیں کرتے جبکہ دنیاوی تعلیمی اداروں سے فراغت پانے والے اکثر اسناد لیے بے روزگار پھرتے رہتے ہیں' اگر پیسہ یا سفارش میسر نہ آ سکے تو خودکشی کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔

⑧ دینی علم دنیاوی رہنمائی کے ساتھ آخرت کا توشہ بھی فراہم کرتا ہے جبکہ دنیاوی علوم صرف دنیاوی مفاد ہی فراہم کر سکتے ہیں وہ بھی کسی کسی کو۔

⑨ دینی مدارس کے طلبہ اسلامی معلومات میں دنیاوی تعلیمی اداروں سے فراغت پانے والوں سے پختہ ہوتے ہیں۔

⑩ انسانیت کی رہنمائی کے لیے انہی اسلامی اداروں نے قیادت فراہم کی ہے۔ کیونکہ اسلام خیر وبھلائی کا مذہب ہے۔ ہاں اگر دنیاوی تعلیم سے آراستہ کچھ لوگوں نے یہ کام انجام دیا ہے تو یقیناً انہوں نے دینی تعلیم سے بھی استفادہ کیا ہے۔ تلک عشرۃ کاملۃ۔

اس تقابلی خاکہ سے عبرت حاصل کریں اور دینی مدارس کے خلاف سازشیں اور شرارتیں کرنا چھوڑ دیں۔ ایسے لوگوں کے ہاتھ بدبختی اور خسارے کے سوا کچھ نہیں آئے گا' اگر دینی مدارس کو بند کر دیا جائے تو معاشرے میں جو بگاڑ' افراتفری' انانیت' اللہ سے دوری اور اسلام سے بے گانگی پیدا ہوگی اس کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ اگر کسی کے ذہن میں ہو کہ جس طرح روس' ترکی اور کئی ملکوں میں دینی اداروں کو ختم کرنے کی آڑ میں دین کو مٹانے اور لوگوں کو دین سے دور کرنے کی مذموم کوششیں کی گئیں' اس طرح وہ پاکستان میں یہ کام انجام دے لیں گے تو انہیں کسی ماہر نفسیات سے اپنا چیک اپ کروانا چاہیے۔ وہ تو روس اور ترکی وغیرہ میں بھی اتنی کوششوں کے باوجود اسلام کی محبت ان کے دلوں سے نہیں نکال سکے۔ ہاں البتہ دینی مدارس میں بعض مفید جدید علوم شامل کر کے ان کے نصاب کو بہتر تو بنایا جا سکتا

باقی صفحہ 24 پر

فوری غصہ ایک بڑی خامی

جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

سعودی عرب کے شگفتہ مزاج خطیب جناب سلیمان الحبیلان نے یہ واقعہ اپنی ایک تقریر میں بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں:

ایک بار میں اپنی کار میں دو دیگر علمائے کرام کے ہمراہ سفر پر تھا۔ ایک جگہ ایک بوڑھا ساربان سڑک کنارے اپنی جیپ میں بیٹھا اپنے اونٹوں کو ہانک کر سڑک کی دوسری طرف بھیج رہا تھا۔ لامحالہ مجھے فوری طور پر بریک لگا کر رکنا پڑا۔ اور تو سب ٹھیک رہا' مگر ایک بھاری بھرکم اونٹ خراماں خراماں چلتے ہوئے سڑک کے بیچوں بیچ آ کر مزید سست رفتار ہو گیا۔

میں نے محض اس خیال سے کہ اونٹ ہد کے بغیر چلتا رہے' ہلکا سا ہارن دو بار (پیپ' پیپ - پیپ پیپ) کر کے بجا دیا۔ یہ کوئی زیادہ معیوب حرکت بھی نہیں تھی' مگر نجانے اس پر بوڑھا ساربان کیوں اتنا تپ گیا کہ مجھے گالیاں دینا شروع کر دیں: لعنت تیرے باپ پر' تو ہوتا کون ہے میرے اونٹ پر ہارن بجانے والا' لعنت تجھے جنم دینے والی پر' اور نجانے اس نے چند لمحوں میں میرے خاندان کے کس کس فرد کو ملعون ٹھہرا دیا' شاید سب پر ایک ایک لعنت بھیج دی۔

بڑے ادب کے ساتھ بجائے ہوئے اس ہارن کے بدلے میں اتنی گالیاں بالکل نہیں بنتی تھیں' بلکہ جس ردھم کے ساتھ میں نے ہارن بجایا تھا اس کا تو شاید مطلب بھی یہی بنتا تھا کہ اونٹ جی! چلتے رہو' اونٹ جی! چلتے رہو' مگر اس کا بدلہ کوئی اچھا نہیں ملا تھا۔

میں نے انتہائی خوفناک تیور بنا کر زور سے کار کا دروازہ کھولا اور باہر نکل کر پوری قوت سے دھڑام سے بند کر دیا۔ میرے ساتھی علمائے کرام میں سے شیخ صالح صاحب نے گھبراتے ہوئے پوچھا: کیا پریشانی پیدا کرنے جا رہے ہو بھئی؟ میں نے کہا: گھبرائیے نہیں' میں آپ کو کچھ نیا کر کے دکھاتا ہوں۔

میں بڑے بڑے قدم اٹھاتے ہوئے' اپنی قمیص کے بازو اوپر کو چڑھاتے لپیٹتے ہوئے جیپ کی طرف بڑھا۔ بوڑھا بدو میرے تیور دیکھ کر بہت زیادہ گھبرا چکا تھا اور اس کی حالت پوری طرح ڈانواں ڈول ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔ میں نے جھٹکے سے اس کی جیپ کا دروازہ کھولا اور اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا: بزرگو! مجھے معافی دے دو' مجھے یوں لگتا ہے کہ میں نے آپ کے اونٹ کے ساتھ بے ادبی کر کے اسے ناراض کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے آپ کے اونٹ کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی ناراض کیا ہے۔ اللہ آپ کو بہت اچھی جزا دے' مجھے معاف کر دیجیے.....!!

بوڑھے کے لیے یہ ایک نیا جھٹکا تھا' مارے

''نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو' پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا' گویا کہ وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے۔''

شرمساری اور خجالت کے اس کا برا حال تھا۔ بہر حال اس نے اپنے حواس پر قابو پاتے ہوئے کہا: میں نے تم پر' تمہارے ماں باپ پر اور تمہارے سارے خاندان پر لعنت بھیجی ہے اور تم الٹا میرے سر پر بوسہ دے رہے ہو اور مجھ سے معافی مانگ رہے ہو۔ مجھے نہیں' تمہیں ناراضی ہوئی ہے' مہربانی کر کے مجھے معاف کر دو۔

میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو تجھے قیامت تک معاف نہیں کروں گا' تو نے مجھے اور میرے خاندان کو جتنی گالیاں دی ہیں' ان سب کی معافی کا بس ایک ہی طریقہ بچا ہے کہ تم میری ایک شرط مان لو؟

بوڑھے نے کہا: میں حاضر ہوں' بتاؤ تمہاری شرط کیا ہے؟ میں نے کہا: میری شرط یہ ہے کہ تم ہم سب کو اپنی اونٹنیوں کا دودھ پلاؤ۔ بوڑھے نے کہا: واللہ! یہ تو کوئی بڑی شرط نہیں' میں بالکل حاضر ہوں۔ اس نے جلدی سے جیپ سے اتر کر قالین بچھایا' گدے نکال کر لگائے' میں نے اپنے ساتھیوں سے نیچے آنے کو کہا اور ہم سب بیٹھ گئے۔ بوڑھے نے جیپ کا ہارن بجا کر دور کھڑے اپنے خادم کو بلا کر اس کے ذمہ لگایا کہ جلدی سے اونٹنیوں کا دودھ نکال کر لائے اور ہم سب کو پلائے۔

میرے پوچھنے پر کہ تجھے شعر کہنا آتے ہیں اس نے ہمیں بدوی ادب کے ڈھیروں شعر سنا ڈالے۔ یہ محفل آدھا گھنٹہ جمی اور ایسا ماحول بنا کہ جیسے ہم برسوں کے واقف کار ہوں۔ باتوں باتوں میں بوڑھا بھی جان چکا تھا کہ ہم کون لوگ ہیں۔ آدھے گھنٹے بعد ہم نے اجازت لے کر اٹھنا چاہا تو بوڑھے نے ہماری قمیصیں پکڑ لیں' کہنے لگا: اللہ گواہ ہے مجھے تم لوگوں سے پیار ہو گیا ہے۔ میں تم لوگوں کو ایسے نہیں جانے دوں گا۔

میں نے بوڑھے سے کہا: ہمیں پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے' کھانا وغیرہ بشرط زندگی پھر کسی وقت پہ اٹھا رکھتے ہیں' بس ہمیں اجازت دے دو۔ بوڑھے نے اپنے اونٹوں کے پیچھے بہت دور (اونٹ ڈیڑھ سو سے زیادہ تھے) گہرے پردے میں ڈھکی چھپی تین لڑکیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: وہ دیکھو؛ میری تین بیٹیاں ہیں' تم تینوں عالم فاضل لوگ ہو' مجھے عزت بخشو اور ایک ایک سے نکاح کر لو۔

قارئین کرام! کیا خیال ہے پھر' گالیوں کی جگہ ایک نہیں تین تین رشتے' یہ اس لیے ہے کہ:

''نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو' پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا' گویا کہ وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے۔'' (فصلت:34)

اس سارے قصے کا ایک اور خاتمہ بھی ہو سکتا تھا کہ بوڑھے نے مجھے گالیاں دیں' میں بھی اسے للکارتے ہوئے کہتا: ارے او بڈھے شیطان! تو میری ماں پر لعنت بھیجتا ہے؟!! اور بوڑھا اپنی جیپ کی سیٹ کے نیچے سے لوہے کا راڈ نکال کر میرے سر میں دے مارتا اور اس سارے فتنے کا ایک ہولناک انجام سامنے آتا۔

میرے ایک دوست ہیں محترم شاہنواز قریشی

صاحب' میرے اس گھرانے سے کوئی چالیس سال سے زائد عرصہ کے تعلقات ہیں۔ وہ مجھ سے کہہ رہے تھے: میں نے اپنی زندگی میں عبدالمجید قریشی مرحوم جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ مجاہد صاحب! یہ نہ سمجھنا کہ مرحوم میری بیوی کا بھائی تھا۔ اس لیے میں اس کی تعریف کر رہا ہوں۔ میں قریشی صاحب کے گھر ان کے برادر نسبتی کی وفات پر ان سے تعزیت کرنے گیا تھا۔ میں نے تعجب سے سر اٹھایا اور قریشی صاحب کی طرف دیکھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟! اتنا بڑا پڑھا لکھا شخص ایک آدمی کے بارے میں یہ شہادت دے رہا ہے کہ وہ دنیا کا منفرد ترین انسان تھا۔ میں نے اشتیاق بھرے انداز میں قریشی صاحب سے پوچھ ہی لیا: جناب! مرحوم میں کیا ایسی خوبی تھی جو آپ ان کی اتنی تعریف میں اس قدر رطب اللسان ہیں۔ فرمانے لگے: اس میں سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ گزشتہ تیس چالیس سال میں نے اسے کبھی ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ نہایت دھیمے مزاج کا آدمی تھا۔ اسے کوئی کتنا ہی ستائے' تنگ کرے' وہ کبھی ناراض نہیں ہوتا تھا۔ لوگوں کے ساتھ بھلائی اور خیر کرتا' لوگوں کے کام آتا' ان کے ساتھ تعاون کرنے میں خوشی اور راحت محسوس کرتا۔

میں نے کہا: قریشی صاحب! بلاشبہ غصہ نہ آنا ایک ایسی خوبی ہے جو بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے' اس اعتبار سے وہ واقعی منفرد شخص تھا اور ہم اس کے لیے دعائے مغفرت کرنے لگ گئے۔

میرے ایک فلسطینی دوست ابو بسام ہیں۔ ہم اکثر و بیشتر ظہر کی نماز اکٹھے پڑھتے ہیں۔ نماز کے بعد ہم مسجد میں ایک دوسرے کو ضرور دیکھتے ہیں کہ ساتھی موجود ہے یا نہیں' ہم ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتے ہیں۔ مجھے اطمینان ہوتا ہے کہ ابو بسام موجود ہے اور ابو بسام بھی میری طرف مسکرا کر دیکھتا ہے کہ عبدالمالک مسجد میں موجود ہے۔ پھر ہم اطمینان سے سنتیں ادا کرتے ہیں اور اکٹھے مسجد سے نکلتے ہیں۔ ہماری مسجد کے مستقل نمازیوں کو خوب معلوم ہے کہ ہم دوست ہیں۔ وہ ہماری طرف رشک بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اگر حقیقت اور سچ پوچھیے تو ہم دونوں نے ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم دونوں ہی مثبت سوچ کے مالک ہیں۔ ہم دونوں تقریباً ہم عمر ہیں۔ میں ان سے تھوڑا سا بڑا ہوں۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو بتدریج ہماری عمر کم ہوتی جا رہی ہے۔ اچھا دوست بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔ ہماری گلی کے تمام لوگ بھی ہم سے واقف ہیں' ہم انہیں سلام کرتے' سلام کا جواب لیتے اور نیکیاں اکٹھی کرتے اپنے دفتر کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔

آج میں نے دیکھا کہ ہمارا ایک یمنی ہمسایہ اپنے چھوٹے سے بیٹے کے ساتھ بقالہ کی طرف جا رہا ہے۔ بچے نے سردیوں والے کپڑے نہیں پہن رکھے تھے۔ وہ اٹھکیلیاں کرتا ہوا اپنے والد کے آگے آگے بھاگ رہا تھا۔ ابو بسام نے بڑے پیار سے اس یمنی کو آواز دی: میرے بھائی! ذرا دیکھ بھال کر' موسم قدرے سرد ہے اور بچے نے سردیوں والے کپڑے نہیں پہنے۔ جبکہ میں دل ہی دل میں بچے کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہا تھا۔ کیونکہ گاڑیاں تیزی سے گزر رہی تھیں۔ یمنی نے بچے کو پکارا اور باپ بیٹا ہمارے سامنے سے گزرتے ہوئے بقالہ کی طرف چلے گئے۔

جب اس قدر محبت کے اظہار کے بعد میں نے سوالیہ نظروں سے ابو بسام کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا: یہ ہمارا یمنی ہمسایہ ہے۔ جس بلڈنگ میں ہمارا دفتر ہے اسی

اسلام نے اپنے ماننے والوں کی جو رہنمائی کی ہے اور انہیں جو تعلیمات دی ہیں ان میں غصہ نہ کرنا بہت بڑی خوبی ہے۔

میں اس کا گھر بھی ہے۔ کل شام میرا اس کے ساتھ جھگڑا ہو گیا۔ میں نے اس کے گھر کے سامنے اپنی گاڑی پارک کر دی تھی۔ جب میں رات نو بجے گھر جانے کے لیے دفتر سے نیچے اترا تو میں نے دیکھا کہ یمنی نے اپنی گاڑی میری گاڑی کے ساتھ اس طرح کھڑی کی ہوئی ہے کہ میری گاڑی باہر نکل نہیں سکتی۔ صاف ظاہر ہے کہ اس نے جان بوجھ کر میرا راستہ بند کیا ہوا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ غلطی میری ہے۔ میں نے اس کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا' یمنی غصہ سے بھرا بیٹھا تھا۔ اس خفگی کے عالم میں مجھے پکارتے ہوئے کہا: آہستہ دروازہ کھٹکھٹاؤ! میرے بچے سو رہے ہیں۔ میں کچھ دیر تک اس کے دروازے کے باہر کھڑا رہا۔ جب یہ یمنی اپنے گھر سے باہر نکلا تو میں اس کی طرف بڑھا اور نہایت لجاجت سے کہا: بھئی! مجھے معاف کر دو' غلطی میری ہے کہ میں نے تمہارے دروازے کے سامنے اپنی گاڑی کھڑی کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے اس کے سر کو چومنے کے لیے اپنا سر آگے بڑھایا تو اس نے کہا: نہیں نہیں' مجھے شرمندہ نہ کرو۔ ہم ہمسایہ ہیں ہم تو بھائی ہیں۔ میری غلطی ہے کہ میں نے تمہاری گاڑی کے سامنے اپنی گاڑی کھڑی کر دی ہے۔ خیر چند جملوں کے تبادلہ کے بعد آپس میں صلح ہو گئی اور اب ہم دوست بن گئے ہیں اور آج تم نے دیکھ لیا ہے کہ ہم کس طرح ایک دوسرے کیساتھ محبت بھرے انداز میں گفتگو کر رہے تھے۔ میں نے اثبات میں سر ہلایا کہ واقعی انسان اگر ذرا سا اپنے سر کو جھکا لے۔ ذرا سا نرم پڑ جائے' تھوڑی دیر کے لیے اپنی غلطی تسلیم کر لے تو ہمارے بے حد معاشرتی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

مجھے اپنے دفتر کا ایک واقعہ یاد آ رہا ہے وہ آپ کو سنا کر پھر ایک اور خوبصورت واقعہ سناؤں گا۔ ہمارے دفتر میں متعدد سعودی کام کرتے ہیں۔ میں نے اپنے وکیل کو کافی کام دیے ہوئے تھے۔ ایک دن صبح صبح میں دفتر آیا تو میں نے اسے بلوا لیا۔ کاموں کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ اس نے کوئی بھی کام نہیں کیا۔ مجھے غصہ آ گیا' میں نے اسے کھری کھری سنا دیں۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کا ردعمل سامنے آ گیا۔ اس نے ایک کاغذ پر چند الفاظ لکھے اور اپنا استعفیٰ بھجوا دیا۔ میں نے اس پر ایک نظر ڈالی اور دفتر کی اعلیٰ کمان کو لکھا کہ اس کا استعفیٰ قبول کر لیا جائے' یہ ہمارے کام کا نہیں۔

دفتر میں آہستہ آہستہ سبھی کو معلوم ہو گیا کہ ''اس'' کا استعفیٰ قبول کر لیا جائے گا۔ اب اسے احساس ہوا کہ میں نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ ادھر میں مطمئن تھا کہ جو کام نہیں کرتا' ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ اب آگے سنیے: اگلا دن ہوا' میں حسب معمول اپنے دفتر میں بیٹھا تھا کہ وہ میرے دفتر میں داخل ہوا' آگے بڑھا اور میرے سر کو چوم لیا۔ میری ہنسی نکل گئی' میں نے بھی آگے بڑھ کر اسے پیار کیا۔ اب وہ بھی مسکرا نہیں بلکہ ہنس رہا تھا' گلہ شکوہ ختم ہو گیا۔ استعفیٰ پھاڑ دیا گیا' کہانی ختم ہو گئی۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کی جو رہنمائی کی ہے اور انہیں جو تعلیمات دی ہیں ان میں غصہ نہ کرنا بہت بڑی

خوبی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف فرما ہیں' ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ عرض کرتا ہے: اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے اسے دو کلمات پر مشتمل بہت جامع وصیت فرمائی۔ آپ ﷺ اسے لمبی نصیحتیں بھی کر سکتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لَا تَغْضَبْ" "ساتھی کبھی غصہ نہیں کرنا۔" اس نے عرض کی: کوئی اور وصیت؟ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: "لَا تَغْضَبْ" "غصہ نہ کیا کرو۔" اس نے مزید وصیت چاہی۔ آپ نے پھر اسے غصہ نہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ ﷺ ایک ہی مجلس کے اندر تین مرتبہ غصہ نہ کرنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔

گھروں میں جھگڑے فساد' آپس میں لڑائی' مار کٹائی' طلاق' خلع کا بڑا سبب غصہ ہی ہوتا ہے۔

غصہ کے عالم میں مرد اپنی زبان پر کنٹرول نہیں رکھ پاتا اور اس کی زبان سے بار بار طلاق طلاق کے الفاظ نکلتے جاتے ہیں جو اللہ کے ہاں حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ طلاق کا سبب کیا ہوتا ہے؟ اس بارے میں سروے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ طلاق کی بڑی وجہ غصہ ہے۔ میاں بیوی میں معمولی بات پر جھگڑا شروع ہوا۔ آپس میں تو تو میں میں شروع ہوئی۔ نہ بیوی نے صبر کیا' نہ ہی خاوند نے صبر کے دامن کو تھاما اور بات طلاق تک پہنچ گئی۔ کبھی کبھار تو میں سوچتا ہوں کہ کیا ہمارے معاشروں میں صبر اور برداشت ختم ہو گیا ہے؟ ایک سروے کے مطابق سعودی عرب اور بعض دیگر عرب ممالک میں طلاق کی شرح 22% تک ہے۔ طلاق کا بڑا سبب فوری غصہ کا آنا یا صبر و تحمل میں کمی ہے۔

قارئین کرام! اب آپ کی خدمت میں دوسرا واقعہ پیش کیا جا رہا ہے۔ غصہ کرنے کے بعد انسان خوب پچھتاتا ہے۔ کاش! میں نے ایسا نہ کیا ہوتا۔ ابو فہد کی عمر اس وقت پچاس سال تھی۔ اس نے نیا گھر بنایا اور اپنے دوستوں کو گھر بنانے کی خوشی میں دعوت دی۔ تمام ساتھی' احباب مجلس میں بیٹھے تھے۔ ابو فہد آیا اور اس کے ساتھ اس کے تین چھوٹے چھوٹے بیٹے محمد' انس اور معاذ بھی داخل ہوئے۔ وہ تینوں ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ ابو فہد نے مہمانوں کو قہوہ پلانا شروع کیا۔ ہمارا ایک دوست اس واقعہ کا راوی ہے۔ وہ بیان کرتا ہے: مجھے بڑا تعجب ہوا کہ ابو فہد عمر میں ہم سے کہیں بڑا ہے اور یہ بذات خود ہمیں قہوہ پیش کر رہا ہے۔ میں آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ سے تھرماس پکڑ لی' مگر اس نے قسم دے کر مجھے بٹھا دیا۔ میری زبان سے نکل گیا: فہد کدھر ہے؟ ہمیں قہوہ وہ پیش کرتا تو بہتر تھا۔ وہ بھی مردوں میں بیٹھتا' اپنے والد کی مدد کرتا۔ میرے اپنے خیال میں فہد ہی اس کا سب سے بڑا بیٹا تھا' اسی لیے تو اس نے اپنی کنیت ابو فہد رکھی ہوئی تھی۔ میرے منہ سے یہ الفاظ نکلنے کی دیر تھی کہ مجلس پر سناٹا چھا گیا۔ بعض لوگوں نے مارے غم کے اپنے منہ چھپا لیے۔ میں نے دیکھا کہ ابو فہد کے چہرے پر غم والم کے بادل چھا گئے ہیں۔ وہ اٹھ کر اندر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد مجھے خود پر افسوس ہوا کہ فہد کی وفات کی خبر مجھے کیوں نہیں تھی۔ تھوڑی دیر بعد ابو فہد مجلس میں واپس آیا تو معلوم ہو رہا تھا کہ وہ گھر میں خوب رو کر آیا ہے۔ مجھے اپنے الفاظ پر خاصی خجالت اور شرمندگی ہو رہی تھی۔ میں نے طے کیا کہ میں مجلس میں آخر تک بیٹھا رہوں گا اور ابو فہد سے معذرت کر کے ہی جاؤں گا۔ جب سارے لوگ چلے گئے تو میں نے ابو فہد سے کہا: بھائی! مجھے معاف کر دو۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ کا بیٹا وفات پا چکا ہے' مگر حیرت ہے کہ دس سال گزرنے کے باوجود ابھی تک آپ کو فہد کی وفات کا اس قدر صدمہ ہے جس طرح یہ واقعہ کل پیش آیا ہو۔ مسلمان ہونے کے ناطے قضاء وقدر پر ایمان تو ہمارے دین کا حصہ ہے۔

ابو فہد کہنے لگا: میرے بھائی! ایسی بات نہیں' میں بھی قضاء وقدر پر یقین رکھتا ہوں' مگر مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ فہد نے جب وفات پائی تو وہ مجھ سے ناراض تھا۔ ہم لوگ ابہا سے ریاض آ رہے تھے۔ فہد کی عمر نو دس سال تھی۔ وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ خوب چہک رہا تھا اور بار بار اپنی امی کو تنگ کر رہا تھا۔ میں نے اسے متعدد بار سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا' مجھے جو غصہ آیا تو میں نے اپنے عقال اتارا اور فہد کو مارنا شروع کر دیا۔ اس نے رونا شروع کر دیا۔ میری اہلیہ بھی خاصی پریشان ہوئی۔ مجھے بھی افسوس ہوا کہ میں نے اسے کیوں مارا ہے۔ سوچا چلو ریاض جا کر اسے راضی کر لوں گا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد ہی ایکسیڈنٹ ہو گیا اور فہد اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ وفات پا گیا۔ ہمیں فضائی ایمبولینس کے ذریعے ریاض لے جایا گیا۔ مجھے افسوس صرف یہ ہے کہ میرا بیٹا مجھ سے ناراضی کی حالت میں فوت ہو گیا۔ مجھے اسے راضی کرنے کا موقع نہ ملا۔ میں اسے وفات سے پہلے گلے نہ لگا سکا۔ تقدیر کے فیصلے ہیں کہ میں اس کے آنسو نہ پونچھ سکا۔ میں قضاء و قدر پر راضی ہوں' مگر اب بھی میرے دل میں ایک حسرت ہے کہ میرا بیٹا مجھ سے اس حالت میں جدا ہوا کہ وہ مجھ سے ناراض تھا۔ وہ روتا ہوا اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ کاش وقت دوبارہ آ جائے اور میں اپنے بیٹے کو راضی کر سکوں۔

قارئین کرام! ہمارے معاشرے میں کتنے ہی ایسے واقعات ہیں کہ ایک شخص کی ناراض والدہ اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔ اس بدقسمت کو اسے راضی کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ وہ یہی سوچتا رہا کہ کل اپنی والدہ کو راضی کر لوں گا۔ پھر پوری زندگی اسے حسرت رہی کہ اس کی والدہ اس سے ناراض ہی چلی گئی۔ وہ یہ حسرت دل میں لیے قبر میں چلا گیا۔

ایک خاتون اپنے خاوند کو ناراض کرتی ہے۔ خاوند بیوی سے ناراض گھر سے نکلا' وہ سوچ رہی تھی کہ جب شام کو آئے گا تو راضی کر لوں گی' مگر وہ شام نہ آس کی اور اس کی میت گھر آئی۔ اب اسے پچھتاوا ہے کہ میں نے اپنے خاوند کو کیوں ناراض کیا۔ ایسی کتنی ہی کہانیاں اور داستانیں ہیں' کتنے حقائق ہیں کہ غصہ کی وجہ سے آشیانے تباہ و برباد ہو گئے۔ ساری زندگی کے لیے حسرت اور ندامت بن گئے۔ کیا ہمارے لیے ممکن ہے کہ ہم اپنے رویے میں تبدیلی لائیں اور اپنا غصہ گھٹا لیں۔

پیغام قرآن کانفرنس

16 مارچ بروز بدھ مرکز الایمان لیہ روڈ کروڑ میں دسویں سالانہ پیغام قرآن کانفرنس منعقد ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری حافظ احمد عبدالجبار ناظم تھے اور حافظ محمد اشتیاق امیر ضلع لیہ نے صدارت فرمائی۔ جناب حافظ اقبال قصوری' حافظ عبداللہ ساجد شیخوپوری' حافظ عبدالحفیظ مدنی لاہور' حافظ محمد حسین شیخوپوری (آف کامونکی) قاری احمد حسن ساجد اور مولانا اسماعیل خطیب کے جاندار خطابات ہوئے۔ حاضری اور انتظامات کے حوالے سے کانفرنس فقید المثال رہی۔

حافظ احمد ناظم نشر و اشاعت تحصیل کروڑ ضلع لیہ

اسلام کی بیٹی

الفاظ و معانی پہ ہے غیروں کا اجارہ
تجہیل کو تعلیم سے تعبیر ہیں کرتے
تعظیم کو تذلیل کا مفہوم دیا ہے
تذلیل کو تعظیم سے تعبیر ہیں کرتے

ہے دیدنی، تاریک اجالوں کا کرشمہ
خورشید کی کرنیں ہیں کہ بدنام پھرے ہیں
وہ لوگ جنہیں بزم سے نسبت نہیں کوئی
صد حیف کہ ہاتھوں میں لیے جام پھرے ہیں

اس بات کا اعلان کیے بن نہ رہوں گا
تخریب تو تخریب ہے تعمیر ہے کیسے؟
احساس کا خاموش تموج ہے تو پھر کیا
ذلت بھلا تعظیم کی تصویر ہے کیسے؟

عنوانِ ضیاء سے، تجھے گمراہ نہ کر دے
تاریک خیالوں کا خطرناک اندھیرا
اسلام کی بیٹی! تجھے اسلام مبارک
اس دین کی شب بھی ہے چمکدار سویرا

کاوش فکر:۔ جناب محمد سعید (وساوے والہ)

بلوچستان میں ایرانی مداخلت اور را ایجنٹ کو ویزے کا اجرا باعث تشویش ہے۔ حافظ عبدالکریم

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے کہا ہے کہ ہم ہر قسم کی بیرونی مداخلت کے خلاف ہیں۔ بلوچستان میں ایرانی مداخلت اور را کے ایجنٹ کو ایرانی ویزے کا اجرا باعث تشویش ہے۔ مرکزی دفتر میں شعبہ تبلیغ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کے لیے زمین افغانستان کی استعمال ہو یا ایران کی ناقابل برداشت ہے۔ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات اور دھماکوں کی منصوبہ بندی میں بھارت اور ایران کی ملی بھگت کی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ حافظ عبدالکریم نے کہا کہ دہشت گردی کے خاتمے کے لیے ضرب عضب کی کامیابی دشمن کو ہضم نہیں ہو رہی۔ ملک میں مذہبی منافرت کو فروغ دینے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیے۔ ملک میں مذہبی ہم آہنگی اور بھائی چارے کی فضا کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی مداخلت سے بلوچستان میں بدامنی کے واقعات ہو رہے ہیں۔ ایک حاضر سروس را کے ایجنٹ افسر کی گرفتاری بڑی کامیابی ہے، اس سے پاکستان میں چھپے ملک دشمن عناصر کو پکڑنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان خطے میں قیام امن کے لیے پہلے ہی قربانیاں دے رہا ہے۔ ہم ہمسایہ ممالک سے کشیدگی نہیں چاہتے مگر جو ہماری سلامتی اور خودمختاری پر حملے اور سازشیں کرے گا پوری قوم اسکے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائے گی۔ ہم ملکی سلامتی پر کوئی آنچ برداشت نہیں کر سکتے۔

استدراک ردقادیانیت

قسط نمبر 12

علمائے اہلحدیث کی خدمات

تحریر: جناب عبدالرشید عراقی

مولانا حکیم عبدالرحمن خلیقؒ

نامور عالم بے نظیر خطیب ومقرر تھے بلند پایہ مؤرخ اور محقق تھے۔ ادیان باطلہ پر ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا' تاریخ پر گہری اور تنقیدی نظر رکھتے تھے۔ فتنہ قادیانیت کی تردید میں ان کی خدمات قابل قدر ہیں۔ ۱۷ مئی ۱۹۹۷ء کو وفات پائی۔ قادیانیت کی تردید میں ان کی حسب ذیل کتاب ہے:

۱۳۶۔ نشان ہجج اور مرزا:

اس میں مرزا قادیانی کے عقائد اور اس کی خرافات کا ذکر کیا گیا ہے۔ (اہلحدیث' امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۳۴ء)

الشیخ محمد بن عبداللہ السبیلؒ امام کعبہ

نامور عالم دین' شیخ العرب والعجم' علوم اسلامیہ کے متبحر عالم' ان کے علم وفضل کا اعتراف علمائے عرب وعجم نے کیا ہے۔ قادیانی فتنہ کی تردید میں ان کی درج ذیل کتاب ہے:

۱۳۷۔ محمد رسول اللہ' خاتم النبیین والمرسلین (عربی)

اس رسالہ میں قرآن وحدیث کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا مسئلہ ثابت کر کے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت اور اس کا سلطنت برطانیہ کا ایجنٹ ہونا اس کی کتابوں سے واضح کیا ہے۔ (صفحات ۴۴' سن اشاعت ندارد)

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

نامور عالم دین اور محقق' حدیث اور متعلقات حدیث پر وسیع معلومات کے حامل اور صاحب تصانیف کثیرہ (عربی واردو) قادیانی فتنہ کی تردید میں درج ذیل کتاب لکھی:

۱۳۸۔ قادیانی کافر کیوں؟

مضمون نام سے ظاہر ہے۔ (صفحات ۱۱۹' سن اشاعت ۱۹۷۵ء)

علامہ محمد مدنیؒ

نامور عالم دین' شعلہ نوا خطیب ومقرر' عربی ادب کے مایہ ناز ادیب' جامعۃ الاثریہ جہلم کے رئیس' علوم اسلامیہ کے متبحر عالم نے ۱۷ فروری ۲۰۰۲ء کو انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں ایک رسالہ ان کی یادگار تحریر ہے:

۱۳۹۔ قادیانی کافر کیوں؟:

نام سے مضمون واضح ہے۔ (صفحات ۱۶' سن اشاعت ندارد)

مولانا ڈاکٹر صہیب حسن حفظہ اللہ

ان کا تعلق ایک علمی خاندان عمر پور سے ہے۔ ان کے والد مولانا عبدالغفار حسن رحمہ اللہ بلند پایہ عالم دین' محقق اور مصنف تھے۔ ان کے دادا مولانا عبدالستار عمر پوری بلند پایہ عالم دین تھے جو ۶ مارچ ۱۹۱۶ء کو انتقال فرما گئے۔ (تراجم علمائے حدیث ہند: ۱۶۶)

ان کے پردادا مولانا عبدالجبار عمر پوری نامور عالم دین تھے۔ حضرت میاں صاحب کے تلمیذ رشید تھے۔ اعلیٰ پیاہ کے مدرس تھے۔ ان کا انتقال فروری ۱۹۱۶ء میں ہوا۔ (تراجم علمائے حدیث ہند: ۱۶۶)

مولانا صہیب حسن بلند پایہ عالم دین اور ریسرچ سکالر ہیں اور لندن میں کئی سالوں سے دین اسلام کی خدمت میں سرگرم عمل ہیں۔ قادیانیت کی تردید میں درج ذیل رسالہ ان کی یادگار تحریر ہے۔

۱۴۰۔ مرزا غلام قادیانی کے بارے میں خدائی فیصلہ:

یہ کتابچہ مرزا طاہر احمد قادیانی کے مباہلہ کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے اور رابطہ عالم اسلامی لندن شاخ نے شائع کیا ہے۔ (صفحات ۲۸ (۲۵ صفحات اردو اور ۳ صفحات انگریزی) سن اشاعت ۱۹۸۸ء)

مولانا عبداللہ معمار امرتسریؒ

جلیل القدر عالم اور قادیانی لٹریچر کے حافظ اس فرقہ باطلہ کی تردید میں ان کی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری سے مستفیض تھے۔ ان کے بیشتر مقالات اخبار اہل حدیث امرتسر اور ماہنامہ مرقع قادیانی امرتسر میں شائع ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے گوجرانوالہ میں سکونت اختیار کی۔ آپ نے ۲۶ اپریل ۱۹۵۰ء/ ۷ رجب ۱۳۶۹ھ کو گوجرانوالہ میں انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں آپ کی حسب ذیل کتابیں ہیں۔

۱۴۱۔ مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے عجیب وغریب مغالطات پُرراز دجل وفریب اور متناقض بیانات کو جمع کیا گیا ہے اور بدلائل ان کی تردید کی گئی ہے۔ (صفحات ۴۸' سن اشاعت ۱۹۳۵ء)

۱۴۲۔ اکاذیب مرزائے قادیان:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے (۲۵) اقوال دعویٰ مسیحیت ونبوت جمع کیے گئے ہیں۔ جو یکسر باطل اور کذب وافتراء کا مجموعہ ہیں۔ (صفحات ۸' سن اشاعت ندارد)

۱۴۳۔ محمدیہ پاکٹ بک:

یہ کتاب ایک مرزائی مصنف کی کتاب ''احمدیہ پاکٹ بک'' کا جواب ہے۔ اس کتاب میں مرزائیت کے عقلی ونقلی اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں اور مرزا قادیانی کی تمام پیش گوئیوں کو دلائل سے غلط ثابت کیا گیا ہے۔ نیز ختم نبوت' حیات مسیح اور نزول مسیح پر دلچسپ بحثیں ہیں۔ (صفحات ۶۷۶' سن اشاعت اول یکم مارچ ۱۹۲۵ء سن اشاعت دوم یکم جنوری ۱۹۳۶ء' سن اشاعت سوم جون ۱۹۳۶ء' سن اشاعت چہارم جولائی ۱۹۶۴ء۔ المکتبہ السلفیہ لاہور)

۱۴۴۔ عالم کباب مرزا:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی پیش گوئی ''نکاح محمدی بیگم'' اور دوسری پیش گوئیوں کی تکذیب کی گئی ہے۔ (صفحات ۱۸' سن اشاعت ۱۹۳۷ء)

۱۴۵۔ مرزا قادیانی کی راست بازیوں پر ایک نظر:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے (۴۰) ایسے اقوال درج کیے گئے ہیں جو کذب وافتراء کا مجموعہ ہیں۔ (صفحات ۴۰' سن اشاعت ندارد)

۱۴۶۔ بیان حق:

یہ رسالہ ایک قادیانی مصنف کے ایک پمفلٹ کا جواب ہے۔ (صفحات ۸' سن اشاعت ستمبر ۱۹۴۹ء)

۱۴۷۔ خاتم النبیین:

یہ کتاب ختم نبوت کے موضوع پر ہے' اس میں عقلی ونقلی دلائل سے مسئلہ ختم نبوت پر بحث کی گئی ہے اور یہ کتاب حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا اشتہار مولانا مرحوم کی کتاب ''عالم کباب مرزا'' کے صفحہ آخر پر ہے۔ (سائز ۲۰×۱۶۔ صفحات ۴۰۰)

لیکن یہ کتاب شائع نہیں ہو سکی اور نہ ہی اس کے مسودہ کا علم ہو سکا ہے۔ ''عالم کباب مرزا'' پہلی بار ۱۹۳۷ء ثنائی برقی پریس امرتسر سے شائع ہوئی۔ اندازہ ہے کہ اس کتاب کا مسودہ امرتسر میں ضائع ہو گیا۔ واللہ اعلم!

یادِ رفتگان

پروفیسر مولانا عبدالحکیم سیف رحمہ اللہ

تحریر: جناب حافظ محمد زکریا عاصم

سفید شلوار اور قمیص، میانہ قد، مناسب جسم، سفید داڑھی سے مزین چہرا، نظر کے چشمے کے پیچھے ذہانت کی غماز چمکتی آنکھیں، سر پر سفید ٹوپی، کاندھے پر سرخ رومال، ٹخنوں سے اوپر شلوار، سفید رنگت۔ یہ تھے ہمارے ممدوح اور اُستاد حضرت مولانا پروفیسر عبدالحکیم سیف رحمہ اللہ۔

آپ بااخلاق، بلند کردار، نیک طینت، شریف النفس، خوش گفتار، بلند پایہ مدرس اور منتظم، علوم اسلامیہ کے متبحر مگر منکسر المزاج عالم دین تھے۔ میری ان سے عقیدت و محبت اور مربیانہ صحبت کا ناطہ ربع صدی سے زائد عرصے تک قائم رہا۔ مئی ۱۹۸۸ء میں پہلی مرتبہ میں نے ان کو قریب سے دیکھا جب میرے والد محترم نے ان کے مدرسے میں مجھے حصول تعلیم کے لیے داخل کرایا۔ ضلع قصور میں اللہ تعالیٰ نے انھیں کافی شہرت بخشی تھی، تب مدرسہ کے ساتھ ساتھ ان کی جماعتی سرگرمیاں بھی عروج پر تھیں۔ میں تو ان کی بارعب شخصیت کا صرف مشاہدہ ہی کرتا رہتا تھا کیوں کہ یہ دور میری تعلیم کا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اُن کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہوتی گئی۔ آخر کار یہ تعلقات ذاتی مراسم میں بدل گئے۔ اُن کے روزمرہ کے معمولات ہوں یا مدرسہ کی ترویج و ترقی اور تقریبات کا انعقاد، مشاورت کے لیے مجھے بلا لیتے اور میں بھی سعادت سمجھتے ہوئے حاضرِ خدمت ہو جاتا۔

ہجرت اور سکونت:

اگست ۱۹۴۷ء میں موصوف کے والد محترم مولانا عبدالقدوس اپنے اہل خانہ سمیت پاکستان کی جانب روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں سکھوں کے قتل عام سے محفوظ رکھا اور مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے کوٹ رادھا کشن پہنچ گئے۔ کچھ عرصہ بعد ۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو یہاں دارالحدیث محمدیہ کے نام سے مدرسہ کا آغاز کیا جو ابتدا میں صرف ایک جھونپڑی کی شکل میں تھا۔ مگر آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے اس کونپل کو تناور درخت بنا دیا۔ مولانا عبدالقدوس نے جماعتی احباب سے ملکر ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جو اب جامع مسجد غرباء اہل حدیث باغ والی کے نام سے معروف ہے۔ اور یہ کوٹ رادھا کشن میں پہلی جامع مسجد اہل حدیث تھی۔

تعلیمی مراحل:

مولانا عبدالحکیم سیف مرحوم نے ناظرہ قرآن پاک اپنے والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقدوس گڑگانوی سے پاکستان ہجرت کرنے سے پہلے ہی پڑھ لیا تھا، پاکستان آنے کے بعد علوم اسلامیہ کے تمام تعلیمی مراحل اپنے والد کی زیرِ تدریس طے کیے اور صحیح بخاری بھی انہی سے پڑھی۔

اسی اثنا میں جامعہ سلفیہ، فیصل آباد کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا تھا جہاں فاضل اساتذہ کا تقرر عمل میں لایا گیا اور طلبہ اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے اس مہد علمی کا رُخ کرنے لگے تو مولانا کے والد محترم نے بھی انہیں جامعہ سلفیہ، فیصل آباد بھیج دیا جہاں شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی، مولانا عبداللہ بڈھیمالوی، شیخ الحدیث حضرت مولانا صادق خلیل (جو راقم کے بھی اُستاد ہیں) اور مولانا شریف اللہ سواتی جیسی نابغہ روزگار اور قابل شخصیات مسند تدریس پر فائز تھیں۔ مولانا عبدالحکیم سیف نے ان جید اساتذہ کرام کے زیر سایہ ان کے علمی، اخلاقی، روحانی، ادبی اور تدریسی کردار سے بھرپور استفادہ کیا۔ یہاں آپ کے ہم جماعتوں میں علامہ احسان الٰہی ظہیر اور مولانا عبدالسلام بھٹوی کے نام نمایاں ہیں۔

۱۹۶۰ء میں جامعہ سلفیہ سے سندِ فراغت حاصل کی۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم آپ کی میٹرک تک تھی۔ ۱۹۶۱ء میں گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ سردار محمد خاں (کوٹ رادھا کشن) میں بہ طور ٹیچر تعینات ہو گئے۔ اس کے بعد ایف۔اے، عربی فاضل اور اُردو فاضل کے امتحانات بھی پاس کیے۔ ۱۹۶۸، ۶۹ء میں گھکھڑ میں او۔ٹی کرنے گئے جہاں مولانا حافظ محمد صدیق سلیم (کوٹ رادھا کشن) اور حافظ عبدالستار الحماد کے بڑے بھائی حافظ عبدالسلام (کسووال) مولانا عبدالحکیم سیف مرحوم کے ہم پیالہ اور ہم نوالہ رہے۔ بعد ازاں پرائیویٹ بی۔اے کیا اور پھر ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کا امتحان ممتاز حیثیت سے پاس کرنے کے بعد ۱۹۷۵ء میں گورنمنٹ ڈگری کالج (چوکی) میں بہ طورِ لیکچرار تعینات ہو گئے۔ لیکن ۱۹۷۸ء میں جب آپ کے والد محترم وفات پا گئے تو مدرسہ کی طرف بھرپور توجہ دینے کے لیے لیکچرار کے عہدے سے استعفیٰ دینے کا سوچنے لگے۔ اس سلسلے میں انہوں نے مولانا پروفیسر عبدالرحمان لدھیانوی صاحب سے بھی مشاورت کی، مگر مولانا لدھیانوی فرماتے ہیں کہ میرے اصرار پر بھی وہ نہ رُکے اور آخر کار ۱۹۷۹ء میں ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور اپنی تمام تر توجہ مدرسہ کی ترقی اور انتظام و انصرام پر مرکوز کر دی۔

خدمات:

اللہ تعالیٰ نے مولانا عبدالحکیم سیف کو علم و عمل سے حظِ وافر عطا فرمایا تھا اور بے پناہ اوصاف و کمالات سے نوازا تھا۔ آپ ابتدا ہی سے مرکزی جمعیت اہلِ حدیث سے وابستہ رہے۔ آپ طویل عرصہ تک ضلع قصور کے امیر بھی رہے، جب کہ ان کے ساتھ مولانا عبدالرشید اصغر (المعروف اللہ والے) ناظم کی حیثیت سے کام کرتے رہے، جو آج کل ضلع قصور کے ناظمِ تبلیغ ہیں۔

مولانا عبدالحکیم سیف بلا کا حافظہ رکھتے تھے۔ وہ مرجع عوام و خواص تھے، مگر خود پسندی کی قبیح عادت سے کوسوں دور۔ کسی بھی ملنے والے پر اپنی علمیت کا رعب نہیں ڈالتے تھے اور نہ اپنی برتری کا انہیں احساس ہونے دیتے۔ آپ کسی بھی موضوع پر فی البدیہہ گفتگو کر سکتے تھے۔

آپ کافی عرصہ تک جامع مسجد غرباء اہل حدیث باغ والی میں خطابت کرتے رہے اور جامع مسجد شاہ صاحب والی (کوٹ رادھا کشن) میں بھی کچھ عرصہ خطیب رہے۔ قصور ڈسٹرکٹ جیل میں مولانا عبدالرشید اصغر کی دعوت پر مہینے میں ایک خطبہ جمعہ وہاں بھی دیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ جماعت کے تبلیغی دوروں کے سلسلے میں ملک کے طول و عرض میں بھی جاتے رہے۔ ۱۹۸۸ء سے لے کر ۲۰۱۵ء تک آپ مستقل خطبہ جامعہ محمدیہ قدوسیہ میں دیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے مولانا عبدالحکیم سیف کو علم و عمل کے ساتھ ساتھ قرآن فہمی سے بھی خوب نوازا تھا۔ آپ اگرچہ حافظ قرآن نہ تھے مگر قرآن کا کثیر حصہ انھیں ازبر تھا۔ بعض اوقات دوران تراویح حفاظ کرام کو لقمہ بھی دے دیتے۔

روزمرہ معمولات میں سے ان کا یہ عمل بھی تھا کہ بڑی خوش الحانی کے ساتھ نماز فجر کی امامت خود ہی کراتے، بعد ازاں درس قرآن ہوتا جس میں آپ قرآنی آیات کی تفسیر، لغوی اور صرفی نحوی تشریحات کے ساتھ ساتھ کرتے۔ طلبہ اسی کو ترجمہ و تفسیر قرآن کا پریڈ تصور کرتے ہوئے خوب استفادہ کرتے۔ دورانِ درس آپ شرک و بدعت کی نشان دہی کرتے ہوئے گلشنِ توحید کی آبیاری بھی کرتے جاتے۔ اس حوالے سے آپ کسی بھی تکلیف کو درخورِ اعتنا نہ سمجھتے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ رمضان میں بہ حالت اعتکاف درسِ قرآن دے رہے تھے کہ دورانِ درس ہی پولیس آپ کو گرفتار کر کے لے گئی۔

ہر مسلمان کی طرح مولانا عبدالحکیم سیف بھی حرمین شریفین سے عقیدت کو ایمان کا جزوِ لاینفک تصور کرتے تھے۔ تقریباً پندرہ سے زائد مرتبہ آپ زیارتِ حرمین شریفین کے لیے گئے۔ سعودی علماء سے آپ کے دوستانہ مراسم تھے۔ اس سفر میں آپ عموماً امام کعبہ الشیخ محمد بن عبداللہ السُبیّل اور مفتیِ اعظم سعودی عرب الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کے مہمان ہوتے۔

تحریری خدمات:

مولانا عبدالحکیم سیف کو لکھنے کا شوق گویا ورثے میں ملا تھا۔ آپ کے والد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقدوس گڑگانوی نہ صرف ایک معروف مدرس تھے بلکہ مؤلف اور مصنف بھی تھے۔ آپ کی تصنیفات درج ذیل ہیں:

حقیقة الإسلام، حقیقة الصلاة، القول الفصیح اور افتراض الجمعة فی القری۔

آپ کے ہم جماعت مولانا عبدالسلام بھٹوی فرماتے ہیں کہ مولانا عبدالحکیم سیف دورانِ تعلیم بھی اہم تدریسی نکات لکھا کرتے تھے۔ ہم جب شیخ الحدیث حافظ محمد محدث گوندلوی سے صحیح بخاری پڑھتے تھے تو مولانا سیف، محدث گوندلوی کے تدریسی نوٹس کو باقاعدہ لکھا کرتے تھے اور اپنی عدم موجودگی میں لکھنے کی ذمہ داری میرے سپرد کر جاتے تھے۔ تکمیل بخاری کے بعد ہم نے ایک رسالے کے اجرا کا پروگرام بھی بنایا، مگر افسوس کہ ہم اس پروگرام کو عملی شکل نہ دے سکے۔

تاہم بعد میں مولانا سیف مرحوم نے مختلف رسائل وجرائد اور اخبارات میں لکھنا شروع کر دیا تھا۔ ہفت روزہ اہل حدیث، تنظیم اہلِ حدیث، ہفت روزہ الاعتصام، لاہور میں مختلف عنوانات کے تحت اُن کے مضامین شائع ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ کے مضامین روزنامہ جنگ اور روزنامہ نوائے وقت کی زینت بھی بنتے رہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل کتاب ''لا الہ الا اللہ کے تقاضے'' بھی تحریر کی۔

علاوہ ازیں اُردو شاعری میں طبع آزمائی کرتے رہے، تاہم کوئی مجموعہ کلام زیورِ طبع سے آراستہ نہ ہو سکا۔

اوصاف جلیلہ اور خصائل حمیدہ:

مولانا مرحوم اعلیٰ ظرف اور عمدہ شخصیت کے مالک تھے۔ دوغلے رویے سے انھیں شدید نفرت تھی۔ کسی کی عزتِ نفس مجروح نہ کرتے۔ حقِ دوستی ادا کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے۔ مولانا حنیف (اٹاری جیت سنگھ) ان کے سفر و حضر کے ساتھی تھے۔ ۴ نومبر ۲۰۱۴ء میں کوٹ رادھا کشن کے ایک قریبی گاؤں میں جب قرآنی اوراق جلانے پر ایک مسیحی جوڑے کو مورد الزام ٹھہراتے ہوئے زندہ جلا دیا گیا تو اتفاق سے اِس سلسلے میں مولانا حنیف کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ مولانا عبدالحکیم سیف جو اُس وقت صاحبِ فراش اور عارضہ قلب و ذیابیطس میں مبتلا تھے، اُن کی رہائی کے لیے پیش پیش رہے اور اپنے وسائل و ذرائع استعمال کرتے ہوئے کسی بھی طرح کی بیماری کو آڑے نہ آنے دیا۔ درحقیقت مولانا مرحوم نہایت رقیق القلب تھے اور دوسروں کو مصائب میں گھرا دیکھ کر بے چین ہو جاتے تھے۔

آپ بچوں سے بہت شفقت رکھتے تھے۔ عیدین کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے پرائے سب بچوں کو ''عیدی'' دینا ان کی عادت تھی، یہی وجہ تھی کہ بچے کسی اور سے ملتے یا نہ ملتے، مولانا مرحوم سے سلام کرنے ضرور آتے۔

بیماروں کی عیادت اور مالی معاونت کرنا مرحوم کی فطرتِ ثانیہ بن چکی تھی۔ کسی کی عیادت کے لیے جاتے تو چپکے سے اس کے تکیے کے نیچے رقم رکھ کر آنا اُن کا معمول بن چکا تھا۔ دین کی اشاعت و ترقی اور مدرسہ کے انتظام و انصرام کے سلسلے میں انھوں نے اپنی جیب سے بھی خرچ کرنے میں کبھی دریغ نہیں کیا۔

اولاد:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور چھ بیٹیوں سے نوازا تھا۔ بڑے بیٹے کا نام عبداللہ محمود ہے جو اس وقت مدرسے کا نظم چلا رہے ہیں، دوسرے بیٹے کا نام عبیداللہ ہے۔

وفات:

مولانا مرحوم عارضۂ قلب، ذیابیطس اور پھیپھڑوں کے عارضے میں طویل عرصے سے مبتلا تھے۔ گرمیوں میں کچھ حد تک افاقہ ہو جاتا مگر موسم سرما میں یہ بیماری شدت اختیار کر جاتی تھی۔ آخری ایام میں جب مرض بڑھتا گیا تو علاج کے لیے انھیں لاہور لے جایا گیا مگر بیماری میں افاقہ نہ ہوا۔ بالآخر ۲۹ جنوری ۲۰۱۶ء بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عصر اتفاق ہسپتال، لاہور میں اُن کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا عبدالحکیم سیف کی وفات کی خبر جلد ہی اطراف و اکناف میں پھیل گئی اور لوگ نماز جنازہ میں شرکت کے لیے پہنچنا شروع ہو گئے۔ ۳۰ جنوری بروز ہفتہ، صبح دس بجے مولانا عبدالسلام بھٹوی کی اقتدا میں نماز جنازہ ریلوے گراؤنڈ کوٹ رادھا کشن میں ادا کی گئی۔ ہزاروں علماء، اساتذہ، آپ کے شاگرد اور عوام الناس بلا تفریق مسلک شامل ہوئے۔ کوٹ رادھا کشن ہی میں آپ کے والدِ محترم کے پہلو میں تدفین عمل میں آئی۔ کوٹ رادھا کشن کی تاریخ میں آپ کا جنازہ مثالی تھا۔

پیغمبر اسلام کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع مٹیاری کے زیر اہتمام 11 مارچ کو گوٹھ خدا بخش کاکا میں ایک عظیم الشان ''پیغمبر اسلام کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کے بعد مولانا عبدالواحد، مولانا حافظ زبیر احمد کاکا اور امیر ضلع مولانا عبدالعزیز کاکا نے خطابات کیے۔ آخر میں مہمان خصوصی مولانا عبداللہ علوی نے سیرت طیبہ ﷺ پر مدلل و مفصل خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا وسیم نے سرانجام دیے۔ حاضرین کے لیے ضیافت کا انتظام کیا گیا۔

المرسل: حافظ صلاح الدین کاکا، نیو سعید آباد

بیداری ملت کانفرنس کے سلسلہ میں سمندری میں اجلاس

۱۳ مارچ کے اجلاس میں بارش کے باوجود تحصیل سمندری کے تقریباً ہر علاقہ سے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ذمہ داران نے بھرپور شرکت کی۔ اجلاس میں مہمانان خصوصی ڈاکٹر طارق عباس چوہدری ناظم ضلع فیصل آباد، قاضی ریاض قدیر نائب امیر ضلع فیصل آباد، خواجہ محمد طاہر صدر انجمن جامع مسجد اہلحدیث نہر بازار سمندری، حکیم عبدالحفیظ تبسم سینئر نائب امیر تحصیل سمندری بھی موجود تھے۔

جناب پروفیسر محمد نصراللہ نے اپنے تنظیمی، جماعتی خطاب میں کہا کہ جماعت سے منسلک رہ کر زندگی گزارنا ہی اصل زندگی ہے۔ جماعت سے الگ ہو کر مسائل میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور افراد بہترین رہنمائی سے بھی محروم ہو جاتے ہیں کیونکہ اللہ رب العزت نے کہا ہے کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے اس لئے جماعت کے ہر فرد کو چاہیے کہ وہ جماعت سے منسلک ہو کر اجتماعی زندگی گزارے۔

مولانا بہادر علی سیف امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث سمندری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ چھٹی ڈویژنل کانفرنس ہے جو مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کی قیادت نے فیصل آباد میں رکھی ہے' اس سے قبل بھی پانچوں کانفرنسیں بہترین انداز میں کامیاب ہو چکی' ہیں اب یہ ہم سب کا فرض ہے کہ اس کی کامیابی کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور اس کے لئے اپنے اپنے علاقے کے ذمہ دار افراد ابھی سے تیاریاں شروع کر دیں۔ بینرز، فلیکس، اشتہارات سے تشہیر کی جائے' بسوں کا انتظام اور شریک افراد کے لئے کھانے کا اہتمام بھی کیا جائے جس کے بعد ان کے ترغیب دلانے پر مختلف ذمہ داران نے 23 بسوں کا اعلان کیا جس پر مولانا بہادر علی سیف نے تمام افراد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ سب نے تشریف لا کر اور اب بہترین انداز میں کام کا آغاز کر کے یقینی طور پر جماعت کے ساتھ اپنی بہترین محبت کا ثبوت فراہم کیا ہے' اس لیے میں آپ سب کے لئے دعا گو ہوں کہ رب کریم آپ سب کو دنیا و آخرت کی عظیم کامیابیوں سے نوازے۔ آمین!

اجلاس میں مہمان خصوصی میاں محمود عباس ناظم پنجاب نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ 9 اپریل بروز ہفتہ کو بعد نماز مغرب مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب نے دھوبی گھاٹ فیصل آباد میں ڈویژنل بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس رکھی ہے جس کے ناظم کانفرنس مولانا عبدالرشید حجازی ہیں جو آپکے ضلع کے امیر اور جماعت کے مرکزی رہنما بھی ہیں۔ اس فقید المثال کانفرنس میں پورے پاکستان سے جماعت کے علمائے کرام، سکالرز، پروفیسرز پہنچیں گے اور خطابات فرمائیں گے۔ جب سے اعلیٰ قیادت نے میری اور امیر پنجاب جناب پروفیسر عبدالستار حامد کی ذمہ داری جماعت کی خدمت کرنے کی لگائی ہے تو ہم اس سے قبل الحمدللہ ساہیوال، ملتان، بہاولپور، گوجرانوالہ اور سرگودھا میں 5 ڈویژنل بیداری ملت کانفرنسیں منعقد کروا چکے ہیں جو بے حد کامیاب رہیں۔ یہ کانفرنس جو اس ضلع اور ڈویژن میں 9 اپریل بروز ہفتہ کو دھوبی گھاٹ فیصل آباد میں ہوگی اس سلسلے میں ہمیں پچھلی کانفرسوں سے کہیں زیادہ امیدیں آپ سے وابستہ ہیں کیونکہ یہاں کے غیور قائدین میاں محمد باقر، مولانا محمد صدیق کرپالوی، مولانا محمد اسحاق چیمہ اور دیگر قائدین نے ہمیشہ جماعت کی قیادت کی اور جب ہماری جماعت کے عظیم اکابرین نے قیام پاکستان کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ وطن عزیز میں ایک اسلامک یونیورسٹی ہونی چاہیے تو مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ اور مولانا محمد اسمٰعیل سلفیؒ نے عظیم درسگاہ جامعہ سلفیہ کی بنیاد بھی اسی ضلع میں رکھی۔ اس لیے ہمیں امید ہے کہ آپ مایوس نہیں کریں گے اور اس کانفرنس میں بھرپور شرکت کر کے اسے کامیاب بنائیں گے۔ یہ کانفرنس ایک آئیڈیل اور نمونہ ہونی چاہئے' اس کام کو ہم سب اپنا ذاتی کام سمجھتے ہوئے کریں گے تو پھر ان شاء اللہ زبردست کامیابی یقینی ہوگی۔ انہوں نے آخر میں مزید کہا کہ یہ وطن ہمارے آباؤ اجداد نے لازوال قربانیاں دے کر حاصل کیا تھا اس لیے اس کے استحکام کے لئے ہم کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ دہشت گردی، فرقہ واریت، لسانیت اور لاقانونیت کے تدارک کے لئے ہم سب کو متحد ہونا ہے' بیدار ہونا ہے اور پھر بیداری ملت کانفرنس میں بھرپور طور پر شریک بھی ہونا ہے۔

ناظم کانفرنس اور مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع فیصل آباد کے امیر مولانا عبدالرشید حجازی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس میں قائد اہلحدیث سینیٹر پروفیسر ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان ناظم اعلیٰ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے (چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور قومی اسمبلی) اور پاکستان کے جید علمائے کرام، پروفیسرز، سکالرز اور شیوخ الحدیث خطاب فرمائیں گے۔ یہ کانفرنس اس موقعہ پر منعقد ہو رہی ہے جب وطن عزیز میں ہماری فورسز اور افواج ضرب عضب آپریشن اور دہشت گردی کے خلاف برسر پیکار ہیں، ملک اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ ہم نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے آغاز اور استحکام پاکستان کے لئے کام کرنے کا مصمم ارادہ اور عہد کرتے ہوئے اپنے اس عظیم مشن کی تکمیل کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دینے کا از سر نو عزم کرنا ہے' اس کے لئے مکمل تیاری کرتے ہوئے دشمن کو منہ توڑ جواب دینا ہے۔ کارکنان اور ذمہ داران اس سلسلہ میں اپنا فرض سمجھتے ہوئے کانفرنس کی تشہیر، بینرز، فلیکس، اشتہارات، سٹیکرز کے ذریعہ سے اور اخبارات میں خبریں دے کر کریں۔ علماء، خطباء، کارکنان وذمہ داران اور مدرس حضرات کانفرنس کے لئے زیادہ سے زیادہ افراد کو دعوت دیں' اعلانات کئے جائیں اور زیادہ سے زیادہ افراد کی دھوبی گھاٹ فیصل آباد میں پہنچ کو یقینی بنایا جائے۔ تحصیل کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے شرکائے اجلاس نے فوری طور پر اعلانات کرتے ہوئے کہا کہ ہم ان شاء اللہ 23 بسیں لے کر آئیں گے اور شرکاء کے لئے کھانے کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

اجلاس کے منتظمین خواجہ محمد طاہر، مرزا محمد سعود، مولانا محمد عثمان ڈوگر، محمد ایوب صدیقی، چوہدری عمر فاروق گجر و دیگر نے کہا کہ جو علاقے رہ گئے ہیں ان شاء اللہ ہم ان سے بھی جلد رابطہ کر کے وہاں سے بھی زیادہ سے زیادہ افراد کو تیار کریں گے اور سمندری سے شریک ہونے والے بسوں کے قافلے کی تعداد ان شاء اللہ 30 سے زائد ہوگی۔ اجلاس کے آخر میں شرکاء اجلاس اور معزز مہمانوں کے اعزاز میں پر تکلف کھانے کا اہتمام کیا گیا۔

رپورٹ: شعبہ نشر واشاعت' ضلع فیصل آباد

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

11 اپریل بروز سوموار بعد نماز عشاء جامع مسجد ابراہیم اہل حدیث موضع ستوکی قصور میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں مولانا سید طیب الرحمٰن زیدی (اسلام آباد) حافظ یوسف پسروری (لاہور) مولانا حافظ عبدالروف یزدانی (گوجرانوالہ) مولانا محمد نواز چیمہ (گوجرانوالہ) و دیگر علماء کرام خطابات فرمائیں گے۔

منجانب: قاری ندیم عباس سلفی' خطیب جامع مسجد ہذا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایمان وعمل صالح کے لیے پیدا کیا۔ مولانا عبدالعزیز حنیف

لمبی عمر اور عمل صالح کی توفیق ایک مومن کی بہت بڑی سعادت ہے، اس کے برخلاف لمبی عمر اور بدعملی بدبختی کی نشانی ہے۔ ان خیالات کا اظہار علامہ عبدالعزیز حنیف سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے گذشتہ روز اہلحدیث یوتھ فورس اسلام آباد کے زیر اہتمام ماہانہ ''دروس قرآن وحدیث'' کی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایمان وعمل صالح کیلئے پیدا کیا اور اسی لئے اسے زندگی بخشی ہے لہٰذا جس شخص کی زندگی میں ایمان وعمل صالح نہ ہو وہ مردہ، بے جان اور اندھا ہے کیونکہ وہ شخص زندگی کا مقصد پورا نہیں کر رہا اس لئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے اچھے لوگ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل وہ شخص ہے جسکی عمر لمبی ہو اور جسکا عمل بہتر ہو، یعنی ایمان اور عمل صالح کے ساتھ جس کو طویل عمر ملے وہ سب سے خوش نصیب انسان ہے۔ انسان کو اپنی اس عارضی اور دنیاوی زندگی میں جہنم سے آزادی کا سامان کرنا چاہیے اور جہنم کی طرف لے جانے والے راستوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جنت ایسا حسین اور خوبصورت باغ ہے جس کی مثال کوئی نہیں۔ یہ مقام مرنے کے بعد قیامت کے دن ان لوگوں کو ملے گا جنہوں نے دنیا میں ایمان لا کر نیک اور اچھے کام کیے۔ حصول جنت کیلئے انسان کو کوئی بھی قیمت ادا کرنی پڑے تو اسے ادا کر کے اس کا مالک ضرور بنے۔ اور جہنم بہت ہی بری قیام گاہ اور بہت ہی برا ٹھکانہ ہے جس کی ہولناکی کا اندازہ لگانا دنیوی زندگی میں محال ہے۔ آخر میں علامہ عبدالعزیز حنیف نے نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان کسی بھی بھلائی اور نیکی کے کام کو کبھی بھی حقیر نہ جانیں کیونکہ قیامت کے دن ایک بندے کا قدم اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا جب تک کہ اس سے پوچھ نہ لیا جائے کہ عمر کہاں گذاری، اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اپنے جسم کو کس چیز میں لگایا۔

بقیہ دینی مدارس.....کردار واہمیت

ہے مگر دینی مدارس اور دینی تعلیم سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہی اسلامی ادارے اسلام کے مضبوط قلعے ہیں جو اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ انہی مدارس سے فارغ ہونے والے علماء، فقہاء اور محدثین نے اسلام کے پھیلانے اور شرک وبدعت کی گمراہیوں میں انسانیت کی رہنمائی کا کام انجام دیا ہے۔ اس وقت دنیا میں جو علم کی روشنی، دین کا شعور، نیکی سے محبت، برائی سے نفرت، سائنسی ترقی اور ایجادات نظر آ رہی ہیں انہی علماء اور سائنسدانوں کی محنت اور فراہم کردہ مضبوط بنیادوں کا نتیجہ ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیمی اداروں میں بھی دینی تعلیم کا بھرپور اہتمام ہونا چاہیے تاکہ ان اداروں سے فارغ ہونے والے افراد میں بھی اللہ کا ڈر، آخرت کا خوف، ذمہ داری کا احساس، توکل علی اللہ اور امانت ودیانت جیسی صفات پیدا ہوں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

حج کوٹہ کی تقسیم منصفانہ کی جائے

حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے ریجنل چیئرمین حافظ محمد شفیق کاشف نے کہا ہے کہ حج پالیسی 2016ء میں حج آرگنائزرز کے تحفظات دور کیے جائیں اور وفاقی کابینہ پالیسی کی منظوری سے پہلے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی کی سفارشات کو پالیسی کا حصہ بنائے، وہ ہوپ پنجاب کے جنرل کونسل اجلاس سے خطاب کر رہے تھے، انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ حج اسکیم کے تحت زائرین کو بہترین سروسز مہیا کی جارہی ہیں جس کا اندازہ وزارت مذہبی امور کی مانیٹرنگ رپورٹ سے لگایا جا سکتا ہے۔ شفیق کاشف نے کہا کہ حج کوٹہ کی تقسیم کی روایات موجود ہیں اور اسی تناسب سے سعودی عرب میں انتظامات کیے گئے ہیں۔ لہٰذا کوٹہ کی غیر منصفانہ تقسیم کسی صورت نہ کی جائے۔ جنرل کونسل کے اجلاس سے شاہد رفیق، عبدالجبار انجم، جام اقبال، صدر آفتاب عالم، علی عمران، جماعت علی شاہ، پروفیسر زاہد فاروق، فیروز قیصر، محمد فیصل، ملک محمد فاروق، حاجی محمد امین، مبشر صدیقی، جاوید اختر، شاہد منظور اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔

سپاس تعزیت

مؤرخ اسلام مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کی وفات کے بعد اندرون اور بیرون ممالک سے جن حضرات نے تعزیتی خطوط لکھے یا فون کیے اس پر ادارہ ''محمد اسحاق بھٹی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ'' ان تمام حضرات کا شکر گزار ہے۔ مزید جن احباب نے مولانا بھٹی صاحب رحمہ اللہ کی علمی ودینی خدمات پر مضامین لکھے ہیں ان کا اور بالخصوص ان تمام مدیران گرامی کا جنہوں نے مولانا رحمہ اللہ کی خدمات جلیلہ پر خاص نمبر شائع کیے یا کر رہے ہیں ادارہ ان تمام حضرات کے لیے دعا گو ہے کہ رب ذوالجلال انہیں دنیا وآخرت کی تمام نعمتوں سے نوازے۔ آمین یارب العالمین!

سعید احمد بھٹی (برادر خورد مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ)

محمد اسحاق بھٹی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، مکان نمبر 13، گلی نمبر 20 جناح سٹریٹ، اسلامیہ کالونی، سانده روڈ لاہور

042-37143677-0301/0320-4768918

Email: hmhassan_91@ymail.com

ASF پاکستان کا اجلاس

28 فروری بروز اتوار بعد نماز ظہر مرکزی دفتر 106 راوی روڈ لاہور میں ASF پاکستان کا اجلاس ہوا جس کی صدارت عبدالقدیر فاروقی صدر ASF پاکستان نے کی۔ مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے طلبہ کو انتہائی اہم امور کے لیے رہنمائی کی اور انہیں اپنے اہداف کا تعین کرنے کی تاکید کی۔ اجلاس میں حافظ طلحہ طاہر نائب صدر ASF پاکستان حافظ صفوان احمد فاروقی پریس سیکرٹری ASF پاکستان، سید ضیاء اللہ شاہ نائب صدر پنجاب حافظ طلحہ احسان صدر ASF گوجرانوالہ، محمد اعظم ڈپٹی سیکرٹری پنجاب، محمد رضوان جنرل سیکرٹری خانیوال، سید انعام اللہ صدر ASF مرید کے، رانا ثناء اللہ نائب صدر ASF لاہور، محمد اقبال صدر جوہر ٹاؤن، محمد عبدالحق جنرل سیکرٹری سادھوکی، محمد جنید صدر شاہدرہ۔

نامزدگیاں: 1 حافظ صفوان احمد فاروقی، پریس سیکرٹری ASF پاکستان۔ 2 محمد اعظم، نائب جنرل سیکرٹری ASF پنجاب۔ 3 سید انعام اللہ صدر ASF مرید کے۔

منجانب: شعبہ نشر واشاعت ASF پاکستان

اخبار الجماعۃ

مرکزی جمعیت اہل حدیث عارفوالہ کا اجلاس

6 مارچ 2016ء کو اہل حدیث یوتھ فورس ماہ فروری کی کارکردگی مرکزی جمعیت اہل حدیث کی ماہانہ میٹنگ میں پیش کی گئی۔ تحصیل صدر AYF قاری بلال شاد نے مختلف چلکوک کے دورے کرتے ہوئے علمائے کرام کی معاونت سے فروری 2016ء میں بارہ یونٹ قائم کیے۔ ہر یونٹ اوسطاً آٹھ افراد پر مشتمل ہے۔ واضح رہے کہ تمام یونٹ امیر ضلع قاری محمد یحییٰ و ناظم قاری محمد یعقوب طاہر، ماسٹر علی اصغر، حافظ محمد زکریا یزدانی، ناظم قاری محمد بلال شہزاد، مولانا ساجد الرحمٰن ایم اے اور خصوصا حافظ عبدالعزیز ربانی اور چاچا مرتضی شاکر کی زیر نگرانی قائم ہو رہے ہیں۔

شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل عارفوالہ

امیر سٹی کوٹ رادھا کشن کا اعزاز

18 مارچ کو میاں خالد سیف اللہ امیر سٹی کوز کوٹ و عشر کمیٹی کوٹ رادھا کشن کا چیئرمین منتخب کیا گیا ہے جو شہری جماعت کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے، اس پر سٹی کوٹ رادھا کشن کے تمام اراکین کابینہ اور کارکنان انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس فریضہ کو باحسن طریقہ ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

المرسل: حافظ محمد زکریا عاصم، ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

سید عبدالقیوم غزنوی کا فیروز وٹواں میں خطبہ

مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام 25 مارچ کا خطبہ جمعۃ المبارک سید عبدالقیوم غزنوی صاحب نے فیروز وٹواں میں پڑھایا۔ جمعہ کا اجتماع خطبہ حاضری اور انتظامات کے حوالہ سے کامیاب رہا۔

منجانب: انس عمران جنرل سیکرٹری AYF فیروز وٹواں

درخواست دعائے صحت

جماعت کے سرگرم کارکن شیخ محمد عمران (گوجرانوالہ) کی اہلیہ کئی روز سے علیل اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ قارئین کرام محترمہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا (سلمان جمیل)

تحصیل گوجرہ میں فری میڈیکل کیمپ

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے زیر اہتمام پہلا 14 روزہ پیغام فری میڈیکل کیمپ مورخہ 24 مارچ تا 6 اپریل تحصیل گوجرہ کے مختلف دیہاتوں اور شہر میں زیر امارت امیر تحصیل گوجرہ حافظ محمد اسلم جٹ، زیر سرپرستی مولانا نیاز الٰہی گورسی سرپرست تحصیل گوجرہ جاری ہے جس میں ڈاکٹرز مریضوں کا فری چیک اپ کریں گے اور مفت ادویات دی جائیں گی۔ کیمپ کا وقت صبح 9 بجے تا شام 4 بجے ہو گا۔ واضح رہے کہ گوجرہ کی تاریخ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے زیر اہتمام پہلا فری 14 روزہ میڈیکل کیمپ ہے جو امیر تحصیل گوجرہ حافظ محمد اسلم جٹ اور فنانس سیکرٹری AYF حافظ عبدالباسط اور ان کے ساتھیوں کی دن رات محنت اور جماعتی لگن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس

جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث محلہ قذافی پورہ حافظ آباد میں 19 ویں سالانہ سیرت النبی کانفرنس 7 اپریل بروز جمعرات بعد نماز عشاء منعقد ہو رہی ہے۔ زیر صدارت مولانا نصر اللہ خاں بھٹی حافظ آباد، سٹیج سیکرٹری حافظ محمد یوسف امام مسجد ہذا، مولانا قاری محمد حنیف ربانی اور حافظ محمد یوسف پسروری خطاب فرمائیں گے۔

الداعی: یونٹ محمد خاں نجیب AYF قذافی پورہ حافظ آباد

تحصیل بھکر میں تبلیغی سرگرمیاں

جماعت کے معروف مبلغ مولانا سردار عابد اور مولانا عبدالخالق ربانی نے 14 فروری تا 17 فروری ضلع بھکر کی مساجد اہل حدیث میں تبلیغی و اصلاحی پروگرام کیے، عمائدین علاقہ نے جامعہ اسلامیہ سلفیہ جہان خان اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کی اس تبلیغی کاوش کو بہت سراہا اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر مستقل تبلیغی پروگرامز کا انعقاد ہوتا رہے تو ایمان کی تازگی کا سبب بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کی جماعت کے ساتھ محبت بھی بڑھ جاتی ہے۔

منجانب: حافظ محمد عرفان اسعد نائب ناظم تحصیل بھکر

درس قرآن مجید

تحصیل گوجرہ کے سرپرست و خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث محلہ انصار کالونی مولانا عبدالقادر عثمان نے 27 مارچ بروز اتوار جامع مسجد اہل حدیث چک نمبر 369 ج ب جودھا نگری میں درس قرآن دیا اور فیصل آباد میں منعقد ہونے والی بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس میں بھرپور شرکت کے لیے جماعتی احباب سے اپیل کی، اس موقع پر ناظم تحصیل گوجرہ میاں محمد افضل بھی موجود تھے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ تھانہ تتلے عالی کا ماہانہ اجلاس 23 مارچ بروز بدھ بعد نماز ظہر جامع مسجد فاطمہ اہل حدیث موضع لنج میں امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں پچھلے ماہ کے تمام پروگراموں کا جائزہ لیا گیا جس پر اجلاس نے اطمینان کا اظہار کیا۔ بعد ازاں اگلے ماہ کے آٹھ پروگرام تشکیل دیے گئے۔ آخر میں شرکاء کو پر تکلف کھانا پیش کیا گیا۔

قاری محمد نعیم احمد، ناظم حلقہ تھانہ تتلے عالی گوجرانوالہ

سعودیہ نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا

سعودی عرب اور پاکستان بظاہر دو ملک ہیں لیکن ان کی بنیاد کلمہ توحید پر مبنی ہے، اسی لئے سعودی عرب کی حکومت اور عوام کے دل پاکستانیوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ پاکستان کے بغیر مسلم امہ کا کوئی تصور نہیں۔ ان خیالات کا اظہار گذشتہ روز مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کی طرف سے دعوت پر آنے والے الشیخ رائد بن عبدالرحمٰن المشعلان، پروفیسر جامعہ الامام الریاض سعودی عرب نے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے رہنماؤں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ ملاقات میں چوہدری محمد یوسف سلفی، حافظ محمد الیاس چوہدری، ڈاکٹر طاہر محمود، مولانا عبدالرؤف، ابو عمر قریشی، حافظ عابد الرشید، چوہدری محبوب احمد، راشد شیخ، ڈاکٹر رفیق بھٹی، سید شاہنواز حسن، قاری ظہیر احمد ہزاروی، قاری زبیر یوسف اور ایم این اے سلفی و دیگر احباب جماعت شامل تھے۔ اس موقع پر شیخ رائد بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھے اپنے ہم منہج لوگوں سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی۔ اس موقع پر میں اہل پاکستان خصوصاً مرکزی جمعیت اہلحدیث کے قائدین کا شکر گذار ہوں کہ جنہوں نے دفاع حرمین شریفین کے حوالے سے حق کا ساتھ دیتے ہوئے مثالی کردار ادا کیا اور وہ گاہے بگاہے سعودیہ کا دفاع کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ سب سے پہلے عقیدہ کی اصلاح کریں اور حکمت عملی کے ساتھ لوگوں کو قرآن و حدیث کی تعلیمات پہنچانی چاہئیں۔ آخر میں مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد نے کہا کہ سعودی عرب نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے اس لئے ہم اسلام اور پاکستان کے مفادات کی خاطر سعودی عرب کی پالیسیوں کا ساتھ دینا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا صبغت اللہ شیرانی انتقال کر گئے

مرکزی جمعیت اہل حدیث ژوب بلوچستان کے سرپرست اور ممتاز عالم دین مولانا صبغت اللہ شیرانی یکم مارچ 2016ء کی شب کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ کی پہلی نماز جنازہ ژوب میں مولانا قاری امین اللہ ناظم جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق کوئٹہ نے پڑھائی۔ جس میں ژوب شہر کے علماء کرام' طلبہ' تاجر حضرات' مختلف تنظیموں کے رہنماؤں اور ہر مکتب فکر کے افراد کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دوسری نماز جنازہ مولانا حضرت محمد صاحب نے پڑھائی' مرحوم 1940ء میں کوہ سلیمان کے مشرقی علاقہ ایجنسی ضلع شیران میں پیدا ہوئے' تعلیم کے بعد مرحوم نے ژوب میں مسلک اہل حدیث کو متعارف کروایا اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کو منظم کیا۔ مرحوم نے اپنے وقت کے جید علماء کرام سے علمی فیض حاصل کیا اور اپنی پوری زندگی کتاب وسنت کی دعوت وتبلیغ اور نشر واشاعت میں گزاری۔ آپ نے مدرسہ صوت القرآن اور جامعہ انصار التوحید والسنہ' ایئر پورٹ روڈ ژوب بلوچستان کی بنیاد رکھی اور اس کی تعمیر وترقی پر اپنے وسائل لگا دیے۔ آپ جید عالم دین تھے۔ بایں ہمہ وہ سادگی اور عجز وانکساری کا ایک پیکر تھے۔ تقویٰ وطہارت' ذکر وفکر پر ان کا چہرہ غماز ہوتا تھا۔ آپ نے مختلف مقامات پر خطابت کا فریضہ ادا کیا۔ ان کے اُٹھ جانے سے ہم اسلاف کی ایک نشانی اور علم وعمل کے پیکر سے محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے اور ان کے پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

غمزدہ: (مولانا) عبدالوہاب شیرانی' امیر ژوب بلوچستان

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث گوٹ سوندا ضلع شیخوپورہ کے مقامی رہنما اور جامع مسجد قدس اہل حدیث کے امیر چوہدری محمد اسحاق کمبوہ قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم انتہائی نیک دل' مہمان نواز اور شب زندہ دار انسان تھے۔ قارئین کرام مرحوم کی مغفرت تامہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: محسان ساجد

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ساہیوال کے ناظم نشر واشاعت بزرگ عالم دین مولانا محمد یوسف عابد کے ماموں جان مختصر علالت کے بعد قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی نماز جنازہ بھٹو نگر کی جنازہ گاہ میں مولانا احمد یار صدیقی کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں جماعت کے ذمہ داران اور ہر مکتب فکر کے کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ مرحوم کو بھٹو نگر کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قارئین کرام مرحوم کی مغفرت وبلندیٔ درجات کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

شریک غم: قاری محمد حسن سلفی' ساہیوال

ناظم سیاسی امور تحصیل گوجرہ مولانا عابد الرحمٰن رندھاوا کے چچا مولوی غلام مصطفیٰ رندھاوا چک نمبر 366 ج ب) انتقال کر گئے جنہیں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد ان کے آبائی گاؤں کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ تحصیل گوجرہ کے عہدیداران ورہنماؤں ڈاکٹر محمد حسن' مولانا عبدالقادر عثمان' ملک محمد اسلم آزاد' حافظ محمد اسلم جٹ' محمد سرفراز حسن' میاں محمد افضل' محمد ایوب سجاد' ملک محمد ارشد' حافظ عمران شاکر' حافظ عبدالباسط ودیگر نے مرحوم کے انتقال پر اظہار تعزیت' دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن' ناظم نشر واشاعت تحصیل گوجرہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث گجرات شہر کے زیر اہتمام

ہفتہ وار اصلاحی وتبلیغی اجتماع

16 اپریل 2016ء بروز ہفتہ' بعد نماز عشاء

بمقام مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث رونٹی والی سرکلر روڈ گجرات

نوٹ: جامع مسجد ہذا میں ہر ہفتہ بعد نماز عشاء تبلیغی اجتماع ہوتا ہے۔

عظیم مذہبی سکالر

مولانا فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

(آف فیصل آباد)

خطاب فرمائیں گے۔

الداعی الی الخیر

قاری محمد امین کمرل

خطیب مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث رونٹی والی' سرکلر روڈ گجرات

وناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گجرات

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739

055-4213430

عمرہ

Govt. Lic 3968

ادا کیجئے

پُرسکون حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ایک بااعتماد نام

کنفرم ٹکٹ • ٹرانسپورٹ • رہائش

تمام ایئر لائنز کی سستی ٹکٹیں حاصل کریں

28 21 15

یوم کے پیکج

کاروان الحدیبیہ

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

ہیڈ آفس

بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر

فاروق آباد

056 3877266

محمود احمد قاسم 0309 4236407

ڈاکٹر محمد نعیم 0333 4194280

انعام اللہ ربانی 0301 4068505

برانچ آفس

مٹیاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بنک

ستیانہ روڈ جمال فیصل آباد

041-8557315-16

محمد یحییٰ مدنی 0333-0321 6662422

برانچ آفس

قاری فاروق تبسم 0301 6837566 0334 4356170

حافظ عبدالسلام 0300 6596539

محمد سعید احمد 0301 6814942

زبیر پمپ کے سنٹر بالمقابل علی ایرج ہال کھدیاں خاص

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

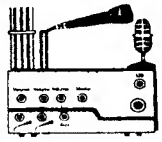

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی 0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah

Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246

Mob:0334-7967107

Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد ڈسٹی کالج گوجرانوالہ

ضرورت رشتہ

❁ دوشیزہ عمر 23 سال تعلیم ایم اے اردو (وریا بھٹی) کے لیے برسر روزگار تعلیم یافتہ ہم پلہ نوجوان کا رشتہ مطلوب ہے۔ لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ سے صرف والدین رابطہ کریں۔ (رابطہ ماسٹر محمد حنیف شرقپور)

0304-4030186 - 0345-4329424

❁ بیٹی عمر 25/26 سال، تعلیم حفظ القرآن، الف اے درس نظامی، برادری کمبوہ دراز قد خوبصورت و نیک سیرت کے لیے برسر روزگار اہل حدیث ترجیحاً عالم/ حافظ کا رشتہ درکار ہے۔ لاہور و گردونواح سے والدین رابطہ کریں۔ (رابطہ حافظ ابوطلحہ لاہور)

0304-4030186 - 0321-8614134

دینی اور عصری علوم کے حسین امتزاج کا منفرد ادارہ

مرکز ابن مسعودؓ الاسلامی

(ابن مسعودؓ اسلامک سنٹر)

اعلان داخلہ

والدین اپنے بچوں کے روشن مستقبل اور بہترین تعلیم وتربیت کیلئے مرکز ابن مسعودؓ الاسلامی کا انتخاب فرمائیں۔

خصوصیات و امتیازات

محدود نشستیں

① پانچ سالہ درس نظامی ② وفاق المدارس السلفیہ کے امتحانات کا اہتمام ③ نحو وصرف کے اجراء اور ادب وانشاء کی طرف خصوصی توجہ
④ میٹرک۔ایف۔اے، بی۔اے کی تعلیم (لازمی) ⑤ کمپیوٹر تعلیم ⑥ بی۔اے (۲۰۱۵-۲۰۱۴) کا شاندار سو فیصد رزلٹ
⑦ طلباء کی تقریری وتبلیغی تربیت کیلئے ہفتہ وار بزم ادب اور ماہانہ مناظرہ ومقابلہ جات کا اہتمام ⑧ فنِ تحریر کی عملی تربیت کے لئے مجلّہ (نداء المرکز) کا اجراء
⑨ خوبصورت لائبریری اور اخبارات ورسائل کا انتظام ⑩ نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کے لئے خصوصی انعامات اور ماہانہ سکالرشپ
⑪ محنتی اور قابل سٹاف ⑫ پرسکون اور صاف ستھرا تعلیمی ماحول ⑬ قیام وطعام کا بہترین معیاری انتظام
⑭ درسی کتب اور علاج ومعالجہ کی مفت فراہمی ⑮ لوڈشیڈنگ کا متبادل انتظام

میٹرک پاس یا میٹرک کے امتحان سے فارغ طلباء داخلہ کے اہل ہیں۔
داخلہ 5 اپریل 2016 سے شروع ہوگا اور نئی کلاسز کا آغاز یکم مئی 2016 سے کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

ایڈریس رابطہ
مصباح المرکز
مولانا محمد شفیق مدنی حفظہ اللہ
J3/504 جوہر ٹاؤن نزد ایکسپو سنٹر لاہور
0300-4458717, 0331-4597493

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

بارہ (12) کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے دینی واصلاحی درج ذیل 12 کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

- پیارے نبیؐ کی پیاری سنتیں
- پیارے نبیؐ کی پیاری نماز
- شادی بیاہ کے مسنون طریقے
- مسلک اہل حدیث پر ایک نظر
- مسنون رکعت تراویح
- طریقۂ طہارت وصلوٰۃ
- اثباتِ رفع الیدین
- مسائل رمضان المبارک
- آداب نماز
- مسائل زکوٰۃ
- قرآنی ومسنون دعائیں
- حرزِ اعظم

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں اور تبلیغ دین کو عام کریں۔

ادارہ ہذا کی طرف سے مسلک اہلحدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مکمل فورکلر مدلل سیٹ زیر تقسیم ہے۔ ملک کی تمام مساجد اہلحدیث کے منتظمین حضرات مذکورہ سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔
مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ فریم کروا کر آویزاں کرنے کے وعدے پر مکمل سیٹ بالکل مفت بھیجا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

نوٹ دینی لٹریچر کی تقسیم 15 شعبان تک جاری رہے گی۔ رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان 0333-8556473

الفاظی، گردانیں اور مسجّع کلام سے بھرپور اور بے تحاشہ قیمتی معلومات اور عمدہ اشعار کے ساتھ

منفرد انداز خطابت کی شاندار تحریروں کا مجموعہ

شانِ رب ذوالجلال و پیغمبر بے مثال ﷺ

الحمد للہ

شائع ہو چکی ہے

تالیف

خادم العلم والعلماء

محی الدین کنگن پوری

آف اوکاڑہ

ملنے کا پتہ 0301-7354699

مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور

احباب جماعت اپنے اپنے علاقہ کے مکتبہ سے رابطہ کریں

Amir javed 0321-6986322

نوٹ:

دوستوں کے پُرزور اصرار پر مولانا محی الدین کنگن پوری صاحب نے ایک سال کیلئے خطبات جمعۃ المبارک کو مختلف شہروں اور دیہاتوں میں پڑھانے کا فیصلہ کیا ہے نیز تبلیغی پروگراموں اور کانفرنسوں کیلئے بھی دوست احباب رابطہ کر سکتے ہیں

منجانب: محمد منشاء قادری۔ حافظ سہیل احمد شاکر

A product of BMA Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON
KABEER
(ZAFRANI)

لیجئے

جسم میں تازگی وتوانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر (زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب واعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952

Weekly **AHL- E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org

CPL No 116

Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

8 اپریل جمعۃ المبارک 2016

بعد از نماز عشاء

مرکزی جامع مسجد محمدی اہلحدیث المعروف علامہ یوسف ضیاء والی

قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ

ایمان افروز

اہلحدیث کانفرنس

ان شاء اللہ

عظیم الشان

40 ویں سالانہ

خطبہ جمعۃ المبارک

خطیب اسلام ترجمان مسلک اہلحدیث علامہ سرفراز احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

ارشاد فرمائیں گے آئی خوشاب جوہر آباد

فدا الرحمٰن صاحب

حذیفہ ثناء اللہ صاحب

نعت نظم

عثمان سلطان شاعر اسلام خلیب ضیاء

تقسیم انعامات

عالم باعمل شیر ربانی مولانا عبدالعلیم حافظ یزدانی صاحب جھنگ

قاری محمد سعید کبیر وی

قاری عصمت اللہ ظہیر صاحب

عتیق یوسف صاحب

قاری اسلام جانشین علامہ یزدانی شہید مولانا قاری محمد حنیف ربانی صاحب کاموکی

عبدالسلام

احسان اللہ ضیاء

قاری اسلام جانشین علامہ شہید محترم رانا محمد شفیق پسروری صاحب لاہور

آواز علامہ یزدانی شہید تنہا مقرر سلطان الواعظین محترم جناب ابوبکر سلطان یزدانی صاحب فاروق آباد

عبدالجبار رانا ساجد صاحب

محمد ثناء اللہ ضیاء

ارشد محمود — سجاد احمد خرا — کاشف رحمان — عاطف نوید — ضیاء اللہ — رحمت اللہ

محمد اعجاز — فیاض احمد جاجی — فیض الرحمن — حبیب الرحمن — عبدالغفور ملہی — ارشاد جبر

عبدالقہار حسن — بشیر احمد حقانی قاری — عبدالغنی محمدی — یاسر عرفان

نعمان جعفر — شفیق الرحمن قاری — طلحہ احسان حافظ — عبدالتواب قاری — بشیر اعظم حافظ — راحیل الرحمن قاری

احسان الحق استاذ العلماء — ثناء اللہ — عمر فاروق حافظ

شہباز احمد — محمد داؤد — محمد بشیر جاجی — حسن محمد — زبیر احمد — حامد محمود — عبدالودود — اسامہ — امیر معاویہ حافظ — سعید اللہ — محمد آصف ربانی

صاحبزادہ داؤد بن ضیاء

نائب ناظم

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ